REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT No R.N 61/57.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

POSTEL REGISTRATION No P.G-9R3

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۳۷

شمارہ ۳۱

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر
عبدالحق فضل

نائب
قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۵۰ روپے
ششماہی ۲۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۰۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

The Weekly "BADR" Qadian 143516.

۲۰ ذی الحجہ ۱۴۰۸ ہجری ۴ ظہور ۱۳۶۷ ہش ۴ اگست ۱۹۸۸ عیسوی

مسجد احمدیہ دہلی کے سنگِ بنیاد کی بابرکت تقریب

روزنامہ "سٹیٹسمین" دہلی میں بالتصویر خبر کی اشاعت

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

نئی دہلی، ۱۷ وفا (جولائی) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد احمدیہ تغلق آباد نئی دہلی کا سنگِ بنیاد اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ رکھا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

چار سال قبل تغلق آباد نئی دہلی کے انسٹی ٹیوشنل ایریا میں مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے ایک قطعہ زمین خرید کیا گیا تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی ارشاد پر مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ لنڈن نے مسجد و مشن ہاؤس کا نقشہ تیار کیا جس کو حضور نے ملاحظہ فرمانے کے بعد منظور فرمایا اور اس کی تعمیر کی ذمہ داری مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد کے سپرد فرمائی۔

جب کارپوریشن کی منظوری اور دیگر ابتدائی کارروائیوں کی تکمیل ہو گئی تو حضور انور کی خدمت میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے کسی کو مقرر فرمانے کی درخواست کی گئی چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو سنگِ بنیاد رکھنے کا ارشاد فرمایا۔

مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد قادیان ماہ جون کے آخر میں دہلی تشریف لائے اور ابتدائی انتظامات کا جائزہ لیا اور بعد مشورہ ۱۷ جولائی کو سنگِ بنیاد کی تقریب مقرر ہوئی ایک تو برسات کا موسم ہے دوسرے بہت کم وقت میں تاریخ سنگِ بنیاد کا فیصلہ ہوا اس لئے قرب و جوار کی جماعتوں کو اس کی اطلاع نہ دی جا سکی۔

قادیان سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی درویش ڈرائیور مورخہ ۱۶ جولائی کی شام بذریعہ کار دہلی پہنچے جبکہ ایک دن قبل رابطہ پریس اور دیگر انتظامات کے لئے مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈیشنل ناظر جائیداد اور مکرم منصور احمد صاحب چیمہ نائب ناظر بیت المال آمد دہلی آ گئے تھے۔

افسوس کہ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد اپنے گزشتہ سفر دہلی میں بیمار ہو جانے کے سبب اس تقریب میں شامل نہ ہو سکے۔

محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے احباب قادیان میں تحریک کی گئی کہ اس تقریب میں شمولیت کی کوشش کریں بفضلہ تعالیٰ مرکزی وفد کے علاوہ ۹ نوجوان بھی اس بابرکت تقریب میں شریک ہوئے جزاہم اللہ خیراً۔

احبابِ جماعت دہلی و ممبرات لجنہ دہلی کے علاوہ مکرم سید اوصاف علی صاحب ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز دہلی اور مکرم شوکت دوسہ صاحب آرکیٹیکٹ دہلی اور اخبار سٹیٹسمین دہلی کی جرنلسٹ خاتون اور فوٹوگرافر اس تقریب میں شامل ہوئے۔

شام چھ بجے کے قریب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں سنگِ بنیاد کی دعائیہ تقریب کا پروگرام مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ دہلی کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش نے نظم ؎

بتاؤں تمہیں کیا کہ کیا چاہتا ہوں
ہوں بندہ مگر میں خدا چاہتا ہوں

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۰ وفا (جولائی) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔

٭- جلسہ سالانہ لنڈن بفضلہ تعالیٰ خیر و خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلے دن افتتاحی خطاب فرمایا۔ دوسرے دن لجنہ کے اجلاس میں اور مردوں کے دوسرے اجلاس میں تیسرے روز دوسرے اجلاس میں ولولہ انگیز اور روح پرور خطاب فرمائے مزید تفصیل کا انتظار ہے۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابیوں کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

٭- مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۷ ہش ۱۹۸۸ء کو منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۹۸۸ کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ احباب دعا کریں کہ جماعت احمدیہ کی پہلی صدی کا آخری جلسہ سالانہ ۱۹۸۸ء ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بڑھ کر ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے جماعت کے لئے مبارک کرے اور اپنے افضال و انوار و برکات نازل فرمائے آمین۔

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کر کے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں اللہ تعالیٰ احباب کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۸۸ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
۴ر ظہور ۱۳۶۷ ہش مطابق ۴ر اگست ۱۹۸۸ء

اظہارِ معذرت

پُراسرار طور پر پانچ سالہ گمشدگی کے بعد نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک راہنما مولانا اسلم قریشی کے اچانک نمودار ہونے کے نتیجہ میں بعض ایسے حقائق سامنے آئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مکفرین و مکذبین کے خلاف اللہ تعالیٰ کی غیرت بڑے جوش میں ہے جس کے ثبوت حسب ذیل ہیں :-

اوّل :- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان مکفرین و مکذبین اور ان کے آئمہ کو جو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے اس میں جس مقام پر حضور انور نے اپنے متعلق ان کے سراسر جھوٹے الزامات کا تذکرہ فرمایا ہے وہاں پہلے نمبر پر اسلم قریشی کا ہی نام ہے فرمایا :-

"جماعت احمدیہ کے امام یعنی اس عاجز کے متعلق پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ موجودہ امام جماعت احمدیہ اسلم قریشی نامی ایک شخص کے اغواء اور قتل میں ملوث ہے" (چیلنج مباہلہ صفحہ ۱)

یہ تو چیلنج مباہلہ کی عبارت ہے لیکن خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ر جون ۱۹۸۸ء میں حضور انور نے اس الزام کے حوالے بھی دئے ہیں جیسے —

"مرزا طاہر احمد اسلم قریشی کے اصل قاتل ہیں" (ولاک فیصل آباد ۵/۸۴ صفحہ ۱۱)

"اسلم قریشی کو قادیانیوں نے سندھ لے جا کر شہید کیا"

(ختم نبوت ۷ ۵ شمارہ ۱۱ بیان مولانا عبدالرحیم اشعر)

اس پر اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان غیرت کا مظاہرہ ملاحظہ ہو کہ اس چیلنج مباہلہ کے ٹھیک ایک ماہ بعد مولانا اسلم قریشی خود بخود صحیح سالم اور زندہ نمودار ہو گئے ہیں۔

جھوٹ تھا جو کچھ کہا تھا جو سنا افسانہ تھا

دوم :- نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس راہنما اسلم قریشی نے اپنے بیان میں اپنی بہت سی اخلاقی گراوٹوں کا تذکرہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں تحفظ ختم نبوت کے علماء نے ان کی گمشدگی کے دوران جماعت احمدیہ کے خلاف جو نہایت شر انگیز تحریک چلائی تھی جس کے نتیجہ میں پوری قوم خطرناک فتنہ کی لپیٹ میں آ گئی تھی یہ ان کی تقریریں سنتے رہے اور اخبارات میں پڑھتے رہے لیکن اتنی سی جرأت نہیں دکھائی کہ لوگوں کو بتا دیتے کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ یہ سب ظلم ہے دیکھو میں زندہ موجود ہوں۔

اسلم قریشی صاحب کی اس نہایت شرمناک اخلاقی گراوٹ کے نتیجہ میں پورا ملک فتنہ و فساد کی آماجگاہ بن گیا اور بہت کچھ جانی مالی نقصان ہوا ہے۔

تمہیں قاتل تمہیں شاہد تمہیں منصف ٹھہرے

سوم :- اس واقعہ سے یہ مسئلہ بھی سامنے آیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ عُلَمَاءُ هُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَاءِ کہ ان کے علماء سطح زمین پر پائی جانے والی ہر چیز سے بدتر ہوں گے یہ حدیث نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء پر حرف بحرف پوری ہو رہی ہے کیونکہ اس میں علامت یہ بتائی گئی ہے کہ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ مِنْهُمْ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ یعنی فتنہ انہی میں سے نکلے گا اور انہی کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا چنانچہ اسلم قریشی صاحب کی گمشدگی کے دوران ان علماء نے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک خطرناک اور بھیانک فتنہ اٹھایا۔ مگر اب اسلم قریشی صاحب کے پردۂ غیب سے باہر آ جانے کے نتیجہ میں یہ علماء خود اس فتنہ کی لپیٹ میں آ کر حدیث نبوی کے پورے پورے مصداق بن رہے ہیں۔

چہارم :- ان نام نہاد علماء کا یہ بھی قصور ہے کہ سنی سنائی بات کو آگے پیش کرنا شروع کر دیا نہ صرف پیش کیا بلکہ حکومت کو بھی جھوٹی کارروائی کرنے پر مجبور کیا۔ اور پورے ملک میں اشتعال پھیلا دیا حالانکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (مسلم) کہ انسان کے جھوٹے ہونے کے لئے یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں کرتا پھرتا ہے۔

پس اسلم قریشی صاحب کے مفقود ظہور پر آنے کے نتیجہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء حدیث نبوی کی رُو سے سراسر جھوٹے ثابت ہو گئے۔ فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِى الْاَبْصَارِ

ایک اچھی علامت

اس واقعہ میں ایک اچھی علامت بھی ظاہر ہوئی ہے کہ اسلم قریشی صاحب نے اپنے بیان کے آخر میں معذرت بھی کی ہے کہ:

"میری وجہ سے میرے مخالفوں کو بھی اگر کوئی نقصان یا تکلیف پہنچی ہے تو میں ان سے معذرت خواہ ہوں اور اس کا ذمہ دار میں ہوں مجھے حقیقت تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں ہے"۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۳ر جولائی ۱۹۸۸ء)

نام نہاد مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء اپنے اس راہنما اسلم قریشی کی تقلید اختیار کرتے ہوئے پوری قوم اور بالخصوص جماعت احمدیہ سے اظہار معذرت کر کے اس بدنما داغ کو دھونے کی کوشش کریں جو ان کی پیشانیوں میں رسوائی سے ملا ہے تو ان کے لئے بہتر اور مناسب ہوگا۔

اُٹھ دگر نہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

(عبد الحق فضلی)

دو رویے

عفتِ باری کس نے کی اور پھینکتا ہے کون پھول
دیکھ تاریخِ مذاہب اور اُصولوں کو نہ بھول
کس نے رکھا دشمنوں کے سر پہ بھی شفقت کا ہاتھ
اور سر پر ڈالتا تھا کون اپنی چھت کی دھول
راحتیں کس نے بکھیریں خوش دلی سے اردگرد
کس نے لحہ لحہ یہ چاہا کہ ہو کوئی ملول
کس طرح کے لوگ ہیں جو غصب کرتے ہیں حقوق
کس سے تاریخی حقیقت بن گئی حلف الفضول
کون کھاتا ہے کما کر شوق سے رزقِ حلال
کس نے زہر آلود کھانے کا کیا کیسے قبول
کاٹتا ہے منصفی سے کون جھگڑوں کی جڑیں
کون ہیں جن سے ہر اِک جھگڑا پکڑ جاتا طول
چشم وا سے دیکھ، گوشِ ہوش سے ہر بات سن
کون کیا کہتا ہے اور ہیں مستند کس کے اصول
آج بھی تو مورد قہرِ خدا بنتے ہیں لوگ
آج بھی ہوتا ہے کچھ لوگوں پہ رحمت کا نزول

زندگی گر نیک خُو بن کر گزاری جا سکے
ہو نسیمؔ آسان افضالِ الٰہی کا حصول

(نسیم سیفی)

(بشکریہ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ)

خطبہ جمعہ

باوجود اس کے کہ بار بار اس قوم کو ہر رنگ میں سمجھانے کی کوشش کی

اب میں مجبور ہو گیا ہوں کہ مکفّرین اور مکذّبین اور ان کے سربراہوں اور ان کے آئمہ

کو

قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق حق و باطل میں امتیاز پیدا کرنے کی خاطر مباہلے کا چیلنج دوں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۰ احسان ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم عبد الحمید صاحب نمازی ۱۶۹ گریس ہال روڈ کا مرتب کردہ یہ نہایت بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر کلیتہً اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے سورہ آل عمران کی آیت کریمہ ۶۲ کی تلاوت فرمائی:-

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ٥ (۳:۶۲)

فرمایا:-

گزشتہ دو خطبات سے میں یہ مضمون بیان کر رہا ہوں کہ گزشتہ چند سالوں میں جماعت احمدیہ کے معاندین اور مخالفین اور مکذبین نے خصوصاً علماء کے اس گروہ نے جو ائمۃ التکفیر کہلانے کے مستحق ہیں ظلم اور افتراء اور تکذیب اور استہزاء اور تخفیف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تذلیل کرنے کی کوشش میں تمام حدیں توڑ دی ہیں اور انسانی تصور میں شرافت اور نجابت کی جتنی بھی حدیں ممکن ہیں اُن سب سے تجاوز کر گئے ہیں اور مسلسل پاکستان میں ہر روز کوئی نہ کوئی جھوٹ اور افتراء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ پر گھڑا جاتا ہے اور علی الاعلان، کھلے بندوں اس کذب اور افتراء کا کثرت کے ساتھ اعلان اور اس کی تشہیر کی جاتی ہے بظاہر اُن کو کوئی روکنے والا نہیں۔

ان شریروں کی مدد پر حکومت بھی کھڑی ہے

اور دوسرے صاحب استطاعت اور صاحب اقتدار لوگ بھی اُن کی پشت پناہی کر رہے ہیں، عوام الناس کی اکثریت شریف ہے مگر شرافت کی زبان گونگی اور کمزور ہے اور اُن کو جرأت اور حوصلہ نہیں کہ اس کذب اور افتراء اور تعدّی اور ظلم کے خلاف آواز بلند کر سکیں کجا یہ کہ سینہ سپر ہو کر اس کی راہ روک دیں یہ معاملہ اب حد سے اس قدر تجاوز کر چکا ہے اور اس طرح جماعت احمدیہ کے سینے چھلنی ہیں اور اس طرح اُن کی روحیں اس کذب اور افتراء کے تعلق سے بیزار ہیں اور متلا رہی ہیں اور اس طرح اپنی بے بسی پر وہ خدا کے حضور گریہ کناں ہیں اور دنیا کے لحاظ سے اُن کی کوئی پیش نہیں جاتی اُنکے دلوں کی آواز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مصرعے کی مصداق ہے کہ ـــــ

ع

جیسے سب جاتے رہے اک حضرتِ توّاب ہے

پس اب ظلم کی اس انتہاء کے بعد باوجود اس کے کہ بار بار اس قوم کو ہر رنگ میں سمجھانے کی کوشش کی اب میں مجبور ہو گیا ہوں کہ مکفّرین اور مکذّبین اور اُن کے سربراہوں اور اُن کے ائمہ کو قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق حق و باطل میں امتیاز پیدا کرنیکی خاطر

مباہلے کا چیلنج دوں

جیسا کہ جماعت احمدیہ اس بات سے خوب واقف ہے کہ ہم ہرگز اپنے دشمنوں کی بدی بھی نہیں چاہتے اور ہم جانتے ہیں کہ اُن کا دُکھ بھی بالآخر ہمیں ہی تکلیف دیتا ہے اس لئے میں نے مختلف رنگ میں اُن لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی اور اُن کی شرارتوں سے اُن کو باز رکھنے کے لئے نصیحت سے کام لیا لیکن افسوس کہ یہ آواز بہرے کانوں پر پڑی اور فسق و فجور اور ظلم کی راہوں سے پیچھے ہٹنے کی بجائے اِن میں سے اکثر وہ ہیں جنہوں نے آگے قدم بڑھایا اور جرأت اور بیباکی میں پہلے سے زیادہ بڑھ گئے ہیں میں نے گزشتہ وقتوں میں جو مختلف رنگ میں نصیحت کی کوشش کی وہ ایک لمبا مضمون ہے اور بہت سے خطبات پر پھیلا پڑا ہے۔ میں جماعت کو یاد دہانی کے طور پر اور ان مخاطبین کو یاد دہانی کے طور پر اپنے گزشتہ خطبات میں سے ایک اقتباس پڑھ کر سناتا ہوں۔

انسانی اقدار کو زندہ کرو۔ انسانی شرافت کو زندہ کرو۔ حق کو حق کہنا سیکھو۔ باطل کو باطل کہنے کی جرأت اختیار کرو۔ اُس کے بغیر یہ ملک بچتا دکھائی نہیں دیتا ایک ہی خطرہ ہے اس قوم کو ایک ہی خطرہ ہے اس ملک کو اس قوم اور اس ملک کو مُلّائیت سے خطرہ ہے اور یہ خطرہ حدِّ اعتدال سے تجاوز کر چکا ہے یہ خطرہ نہایت ہی بھیانک شکل اختیار کر چکا ہے سارے عالمِ اسلام کو لاحق ہو چکا ہوا ہے تم ایک حصہ ہو اُس خطرے کا اس خطرے نے ایران میں ایک اور شکل اختیار کرلی ہے اس خطرے نے عراق میں ایک اور شکل اختیار کرلی ہے۔ اس خطرے نے شام میں ایک اور شکل اختیار کی

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت سے نہیں ہے"
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

فون: 270 441
گرام: GLOBEXPORT

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۰/۱ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۳ ۷۰۰۰

ہوئی ہے اِس خطرے نے لبنان میں ایک اور شکل اختیار کی ہوئی ہے ۔ ایک شکل اِس کی ملائشیا میں ظاہر ہوئی ہے ایک شکل اس کی انڈونیشیا میں ظاہر ہوئی ہے اور اِس خطرے کے نتیجے خواہ اِس کی کتنی مختلف شکلیں ہوں نہایت ہی خطرناک عالمی منصوبے کام کر رہے ہیں اور عالم اِسلام کے خلاف عالمی سازشیں کام کر رہی ہیں ۔

پس یہ سارے عالم میں اسلام پر اور اسلام ہی کے نام پر جو ظلم ہو رہا ہے

اسی خطرے کا ایک حصہ ہے اور اسی کھیل کا حصہ ہے جو پاکستان میں کھیلا جا رہا ہے تم اُس پیارے وطن کی فکر کرو جو ہمیں بھی عزیز ۔ اور تم سے زیادہ بڑھ کر عزیز ہے اِس وطن عزیز کو اگر کوئی نقصان پہنچا تو سب سے زیادہ ہمیں نقصان ہوگا ۔ اور ہمیں دُکھ پہنچے گا ۔ واقعۃً ملک اِسوقت ایسے ہلاکت کے کنارے پر پہنچ چکا ہے جیسے قبروں میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہو اور پوری قوم اِس ظلم میں بلا واسطہ یا بالواسطہ ملوّث ہو چکی ہے اپنے اپنے مفاد کیخاطر اپنے اپنے دھڑوں کے مفاد کیخاطر سارے ملک اور قوم کے مفادات کو بیچا جا رہا ہے اور سارے ملک ، اور قوم کے مفادات پر ظلم کیا جا رہا ہے اور کوئی دیکھنے والا نہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے اللہ تعالےٰ تم پر رحم فرمائے جہاں تک جماعت احمدیہ کا اللہ تعالےٰ سے تعلق ہے میں اِس جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ اِس تعلق کو اِستعمال کریں اور دُعائیں کریں اور گریہ وزاری کریں اور استغفار کریں کثرت کے ساتھ اور دعا کریں کثرت کے ساتھ کہ اللہ تعالےٰ اِن کو نصیحت دے ، اِن کو ہدایت دے اِن کو عقل دے اور اِن کی آنکھیں کھولے اللہ تعالےٰ ہماری دُعاؤں کو قبول فرمائے اور ہمیں اِس پاک وطن کی طرف سے خوشیاں دیکھنی نصیب ہوں ۔"

اسی قسم کی اور بھی کئی نصیحتیں ہیں اُمّتِ مسلمہ کو بالعموم اور پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں کو خصوصیت کیساتھ کیں مگر جیسا کہ بعد میں ظاہر ہونیوالے اور مُسلسل رونما ہوتے رہنے والے حالات نے ظاہر کر دیا ہے اِن نصیحتوں کا کوئی اثر اِس قوم نے قبول نہیں کیا اور خصوصیت کے ساتھ اگر یہ کہا جائے کہ قوم کے سربراہوں نے یا اُنہوں نے جنہوں نے قوم کی طاقت کے سرچشموں پر قبضہ کیا ہوا ہے اور تکفیر کے ائمہ نے اِن نصیحتوں کا کوئی اثر قبول نہیں کیا تو یہ بات زیادہ درست ہوگی اِس تمام عرصے میں جماعت احمدیہ کی تکذیب اور تکفیر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی تکذیب اور آپؑ کی تذلیل کی کوشش میں یا آپ علیہ السلام کی تخفیف میں جو کچھ بھی کہا گیا ہے وہ ایک بہت لمبی فہرست ہے اُس میں سے چند نمونے میں نے پچھلے خطبے میں پیش کئے تھے اب میں آپ کے سامنے پاکستان کے اخباروں میں ہر روز شائع ہونیوالے علماء کے اعلانات وغیرہ میں سے چند اقتباسات پیش کرتا ہوں اور حکومت کے سربراہوں اور صاحب اقتدار لوگوں کی تقریروں اور ٹیلی ویژن میں کئے جانے والے اعلانات میں سے بھی چند ایک اقتباسات میں آپکے سامنے رکھتا ہوں تاکہ آپکو اندازہ ہو کہ کس قدر مسلسل ضد کیساتھ یہ اپنے ظلم پر قائم اور مُصر ہیں فہرست تو بہت لمبی ہے لیکن صرف چند نمونے پیش کرنے کا وقت ہوگا کیونکہ

اس کے آخر پر مَیں پھر مباہلے کا باقاعدہ چیلنج دینا چاہتا ہوں

اور وہ عبارت میں نے لکھ لی ہے اور وہ میں آپ کے سامنے پڑھ کر سُناؤنگا

یہ ظلم اور افترا ہے جو جماعت کے خلاف کیا جا رہا ہے ۔

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ میں ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے مُراد "غلام احمد قادیانی" ہے ۔ پمفلٹ چہرہ قادیانیت از مجد سجاد خان

"کلمہ میں محمد رسول اللہ سے مراد بعینہٖ مراد "مرزا قادیانی" ہے ۔

(پمفلٹ مجلس ختم نبوت ص ۲)

"افریقہ کی قادیانی عبادت گاہ پر کلمہ میں "محمد رسول اللہ" کی جگہ "احمد رسول اللہ" درج ہے ۔

جو قادیانی کلمہ ہے پمفلٹ ملکہ وکٹوریہ کا نور ناشر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ مُلتان یہ اور اِس قسم کے بیانات کثرت کے ساتھ مختلف عُلماء نے مختلف وقتوں میں دِئے اور ابھی تک دیتے چلے جا رہے ہیں اُن میں چند عُلماء کے نام یہ ہیں

محمد سجاد خان جمیعۃ اشاعۃ التوحید والسنۃ ۔
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نمائندگان حضوری باغ ۔ مُلتان
المعین ٹرسٹ ۔ کراچی ۔

مولانا عبدُالقادر آزاد ۔ مولانا غلام رسُول ۔ مولانا بشیر احمد سیالوی مولانا محمد طاہر مولانا محمد عثمان بھابڑا ۔ مولانا عبدُالعزیز صاحبزادہ امیر الحسنات منظور چنیوٹی اور اُسکے چیلے چانٹے

ائمہ تکفیر میں منظور چنیوٹی کے سِوا ایک صاحب مولانا محمد یوسف لُدھیانوی بھی سرفہرست ہیں وہ لکھتے ہیں :

"ایک قادیانی سے میری گفتگو ہوئی میری بات سُن کر کہنے لگا ۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ہم تو مرزا صاحب کے سوا سب کو جھوٹا سمجھتے ہیں" ۔

قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق ص ۲۰

(از مولانا محمد یوسف لُدھیانوی)

اِتنا جھوٹا اِتنا کاذب مولوی ہو یعنی کذّاب کی بھی کوئی حد ہونی چاہیئے کذاب ہونے کی ساری حدیں توڑ رہا ہے ۔ اور پھر بھی مسلمانوں کا مولوی کہلاتا ہے پھر یہی مولوی صاحب لکھتے ہیں :۔

"اُنہوں نے قرآن الگ بنایا جسکا نام "تذکرہ" رکھا جس کی حیثیت مرزائیوں کے نزدیک تورات ، زبور ، انجیل اور قرآن کی ہے" ۔

(قادیانیوں اور دوسرے کافروں کے درمیان فرق ص ۱۲)

اِس طرح جھوٹ کے گند پر مُنہ مارتے ہیں جس طرح بچہ ماں کے دودھ پر مُنہ مار رہا ہوتا ہے ۔

ایک اعلان ہے "نوجوان ختم نبوت" سرگودہا کیطرف سے

"بعد ازاں اُس نے (یعنی حضرت مرزا صاحب نے) دعویٰ کیا : کہ میں خدا کا باپ ہوں" ۔ پمفلٹ قادیانی کافر کیوں ؟ سلسلہ نمبر

ایسا الزام جماعت کے اوپر شیطان کا باپ لگا سکتا ہے اور کوئی نہیں لگا سکتا ۔

پھر ایک پمفلٹ میں یہ بکواس کی گئی جسکا عنوان ہے

"عاشقانِ مُصطفےٰ کہاں ہو !"

مرزا صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام) نے یہ اعلان کیا کہ "میری وحی کے مقابلے میں حدیث مُصطفیٰ کوئی شئے نہیں" افتراء کا یہ پلندہ ایک صاحب بنام محمد سلیم ساقی ۔ ایم ۔ اے ۔ نے ننکانہ ضلع شیخوپورہ سے شائع کیا ہے ۔

"مرزا غلام احمد نے قرآن پاک میں بیس ۲۰ جگہوں پر تبدیلی کی"

(اِشتہار "شیزان سے بائیکاٹ کیوں"

از نوجوانانِ اہل السنۃ والجماعۃ ۔ اسلام آباد)

منظور چنیوٹی جو مکذبین اور کذابوں کا بھی سربراہ ہے میرے متعلق لکھتا ہے کہ گویا میں نے حج کی کوئی درخواست شاہِ فہد (سعودی عرب) کو لکھی تھی ۔

جلسہ مجلس خدام الاحمدیہ کانپور

بمقام چمن گنج زیرِ صدارت مکرم سید شہامت علی صاحب آف قادیان مورخہ ۹ ؍ بروز سنیچر ساڑھے آٹھ بجے رات تلاوت کلام پاک اور عہد دہرانے کے بعد اجلاس شروع ہوا نظم مکرم خلیل احمد صاحب صدیقی نے پڑھی ۔ خاکسار محمد رئیس صدیقی اور مکرم عبدالستار صاحب صدیقی نے تقاریر کیں ۔ تیسری اور آخری تقریر صدرِ اجلاس مکرم سید شہامت علی صاحب آف قادیان نے کی صدر جماعت مکرم عبدالستار صاحب صدیقی نے دُعا کرائی بعدہٗ مکرم مجید صاحب صدیقی نے چائے اور شیرینی سے تواضع کی ۔ اللہ تعالیٰ اِس حقیر مساعی کو قبول فرمائے آمین ۔ (خاکسار محمد رئیس صدیقی قائد مجلس کانپور)

"آپ کی حج کی درخواست جو آپ نے واشنگٹن سے بھجوائی تھی۔ ردی کی ٹوکری میں پھینک دی اور واشگاف الفاظ میں کہدیا کہ آپ جب تک اپنے کفر سے توبہ نہیں کرتے سعودی عرب کی سرزمین پر قدم نہیں رکھ سکتے۔" (پمفلٹ۔ دعوتِ مباہلہ)

"ایسی ایسی جھوٹی کہانیاں بناتے ہیں جن کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔ اور یہ اسلام کے سربراہ ہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

"پاکستان" قادیانی عقیدے کے "مطابق" اللہ کی مرضی کے خلاف بنا ہے"...... (پمفلٹ قادیانی پاکستان کو توڑنا چاہتے ہیں) ان ملاؤں نے پاکستان کی مخالفت کی تھی۔

اس کو پلیدستان کہا۔ قائدِ اعظم کو کافرِ اعظم

قرار دیا اور بے حیائی اور جرأت کی حد ہے۔ کوئی خدا کا خوف نہیں۔ کوئی شرافت و نجابت کا تصور بھی ان کے دلوں میں موجود نہیں۔ یہ غلط الزام بار بار دہرایا جاتا ہے۔ اور موجودہ حکومتِ پاکستان ان کی سربراہ بنی ہوئی ہے۔ ان کی سرپرست بنی ہوئی ہے......

"پاکستان" قادیانی عقیدے کے "مطابق" اللہ کی مرضی کیخلاف بنا ہے اور ان کے جھوٹے نبی کے بیٹے اور جانشین مرزا محمود احمد نے پاکستان توڑنے کا عہد کیا تھا نیز "قادیانی پاکستان کو توڑنا چاہتے ہیں۔" (پمفلٹ قادیانی پاکستان کو توڑنا چاہتے ہیں از عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت۔ پاکستان)

"انگریز نے مرزا غلام احمد کو لاکھوں ایکڑ زمینیں دیں۔" (اشتہار شیطان بے لگام کیوں) "بے حیائی کی نہ کوئی حد ہے نہ اس کے پاؤں نہ اس کا کنارا۔ جب آدمی بے شرم ہو جائے تو اس کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ جو مرضی بکواس کرتا چلا جائے۔

اور سنیئے "قادیانی اُمت کا کلمہ۔ لا الٰہ الا اللہ۔ احمد رسول اللہ"
(پمفلٹ عاشقانِ مصطفیٰ کہاں ہیں؟)

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ احمد اللہ کے رسول ہیں۔ (پمفلٹ۔ عاشقانِ مصطفیٰ کہاں ہیں؟) (از محمد سلیم ساقی ایم اے)

"قادیانیوں کے اہم مراکز نائیجیریا گھانا سیرالیون میں ہزاروں کی تعداد میں قادیانیوں نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے۔" (نوائے وقت ۲۲ جنوری ۱۹۸۴ء۔ بیان مولانا منظور چنیوٹی)

"لوگوں میں یہ خیال تقویت پکڑتا جا رہا ہے کہ اسرائیل اور مرزائیت ایک ہی فتنہ کے دو نام ہیں۔" ایضاً

"نائیجیریا کے اہم شہروں میں (یہاں بعض نام لکھے ہوئے ہیں) ایک شہر کرورڈو میں ایک ہزار قادیانی آباد تھے۔ اب وہاں ایک قادیانی بھی نظر نہیں آتا۔" (ایضاً)

یہ منظور چنیوٹی جو اکذب المکذبین بلکہ ان سب کا بھی افسر ہے کا بیان ہے۔ شمیم احمد صاحب جماعت اسلامی نے کہا کہ میں کیوں پیچھے رہوں۔ انہوں نے کہا:
"قادیانی پاکستان میں یہودیوں کے ایجنٹ ہیں اور پاکستان میں گڑبڑ پھیلانا چاہتے ہیں۔" (بحوالہ نوائے وقت لاہور ۱۱ اپریل ۱۹۸۴ء)

جنرل ضیاء صاحب صدر پاکستان کا اعلان سنیئے:
"حکومت اس بات کا جائزہ لے رہی ہے کہ کراچی کے حالیہ واقعات میں قادیانیوں کا کہاں تک ہاتھ ہے" نیز "صدر نے کہا کراچی کے ایک ہفت روزہ نے نشاندھی کی ہے کہ کراچی کے حالیہ واقعات میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔" (بحوالہ جسارت کراچی ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۶ء)

جنرل ضیاء کی بہت ساری تحریریں میں پہلے بیان کر چکا ہوں اس لئے انہیں دہرانے کی ضرورت نہیں۔

ایک شخص اللہ یار ارشد ہے۔ یہ محمد منظور چنیوٹی کے ساتھ جھوٹ بولنے کی دوڑ (RACE) میں خوب مقابلہ کر رہا ہے۔ یہ صاحب لکھتے ہیں:
"قادیانیوں نے پانچ سو مسلمان علماء کے قتل کا منصوبہ بنایا ہوا ہے۔" (وفاق ۲۸)
"قادیانیت عالمِ اسلام کے لئے ایک سرطان ہے۔" (جسارت ۸۵-۸-۹)
"حکومت پاکستان اس سرطان کو ختم کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔" (جنرل ضیاء بحوالہ جسارت ۸۵)
"اسلام اور پاکستان کے خلاف قادیانیوں کی مہم کا جواب ہر سطح پر دیا جائیگا۔"
(جسارت ۔ ۴ اگست ۱۹۸۵ء)

"سقوطِ ڈھاکہ میں ایم۔ ایم۔ احمد نے مرکزی کردار ادا کیا۔"
(بیان مولانا ظفر احمد انصاری۔ بحوالہ روزنامہ امروز ۲۶ جولائی ۱۹۸۴ء)
"پاکستان اس وقت جن خطرات میں گھرا ہوا ہے اُن میں سے ایک قادیانی گروہ کی اشتعال انگیز سرگرمیاں ہیں۔" (بیان زمان اچکزئی۔ سابق وفاقی وزیر بلدیات بحوالہ جسارت کراچی ۱۹۸۴ء ۔ ۴-۲۷)
"قادیانی پاکستان کی سلامتی کے خلاف مسلسل سازشوں میں مصروف ہیں۔ قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہیں جو ملتِ اسلامیہ کے وفادار نہیں ہو سکتے۔"
(بیان میاں اعجاز احمد قادری۔ بحوالہ نوائے وقت۔ ۱۹۸۴ء ۔ ۴-۱۵)

اگرچہ مولانا شاہ احمد نورانی دیوبندی نہیں اور دیوبندی علماء کے مقابل پر نسبتاً زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والے اور مقابلۃً زیادہ شرافت رکھتے ہیں۔ ان کا بیان بھی دیکھیں جو جھوٹ کا پلندہ ہے۔ کہتے ہیں:۔
"تحریک ختم نبوت کے دوران قادیانیوں کی جانب سے اسمبلی میں زیرِ بحث قرارداد میں تبدیلی کرنے کے لئے مجھے پچاس لاکھ روپے (۵۰۰۰۰۰۰ روپے) کی پیشکش کی گئی تھی لیکن ہم نے حقارت سے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔"
(بیان مولانا شاہ احمد نورانی۔ روزنامہ مشرق ۱۹۸۷ء ۹-۲۰)

معلوم ہوتا ہے خواب دیکھی ہوگی۔ پھر خواب بھی جھوٹی ہے۔ ورنہ پچاس لاکھ روپے کی پیشکش کو ٹھکرانے کا۔ اور اسی بیان کو اُن کے نائب نے ان الفاظ میں بیان کیا کہ:۔
"قادیانیوں کو اقلیت قرار دیتے وقت قادیانیوں نے مولانا احمد شاہ نورانی کو ایک کروڑ روپے (۱۰۰۰۰۰۰۰ روپے) کی پیشکش کی۔" (بیان مولانا عبدالستار نیازی بحوالہ مشرق لندن ۸۸-۳-۲۵)

معلوم ہوتا ہے یہ اُن کی دوسرے دن کی خواب ہے۔ پیشکش ساتھ ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔

سردار عبدالقیوم (حال صدر حکومتِ آزاد کشمیر) نے اعلان کیا کہ:۔
"قادیانی حضرات کی کوشش تھی کہ کشمیر کو خود مختار کرا کے اسے قادیانی سٹیٹ (QADIANI STATE) بنا لیا جائے۔ میرا ان لوگوں نے کافی پیچھا کیا اور اس کام کے لئے مجھے لالچ دیا۔ میں نے اُن کی ہر پیشکش کو ٹھکرا دیا۔"
(ملت۔ ۸۸-۴-۹)

"قادیانی فتنہ"، "انگریز کا خود کاشتہ پودا"، "مرزا غلام احمد کا مذہب۔ خود کاشتہ پودا" وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کی بکواس جسٹس محمد رفیق تارڑ۔ مولانا اللہ یار ارشد وغیرہ ہر قسم کے طبقۂ فکر سے تعلق رکھنے والے بعض بدنصیب سربراہوں کی طرف سے مسلسل ہوتی رہتی ہے۔ پروفیسر ساجد میر صاحب دور کی کوڑی لائے ہیں کہ
"چھ سو پاکستانی قادیانی اسرائیل کی فوج میں بھرتی ہو گئے۔" (ملت۔ لندن ۸۸-۵-۳)
اور واقعہ یہ ہے کہ سارے اسرائیل میں ایک بھی پاکستانی احمدی نہیں۔ ایک بھی۔
"قادیانی شر پسندی کے لئے اسرائیل میں ٹریننگ لیتے ہیں۔" (نوائے وقت لاہور ۸۸)
"اسرائیلی فوج میں (۵۰۰) پانچ سو پاکستانی قادیانی کام کر رہے ہیں۔"
(نوائے وقت لاہور۔ ۸۸-۵-۲۶)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا!"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:۔ عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمیدہ ساڑی مارٹ صالح پور کٹک (اڑیسہ)

یہاں ۶۰۰ سے (کم ہوکر) ۵۰۰ ہو گئے ہیں!

"اسرائیلی پارلیمنٹ میں قادیانی اور بہائی فرقہ کے سربراہوں کی تصاویر لگی ہوئی ہیں" (نوائے وقت لاہور ۲۶ ۵/۸۴)

"قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد اور نوبل انعام یافتہ قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام نے اسرائیل کا دورہ کیا" (بیان رب نواز۔ ایڈووکیٹ سربراہ اسلامی انقلابی محاذ۔ پاکستان۔ بحوالہ امروز ۲۳-۱-۸۶)

"قادیانی افسر نے ایٹمی راز چوری کر کے اسرائیل کو فراہم کئے ہیں" (بیان پروفیسر ساجد میر۔ ملت لندن ۳-۵-۸۸)

گویا کہ اسرائیل ایٹم پاکستان سے سیکھ کر بنا رہا ہے! حد ہے جہالت اور افتراء کی۔ دنیا کے کسی پیمانے سے دیکھیں۔ یہ سارے بدترین جاہل اور بدترین جھوٹ بولنے والے لوگ ہیں۔ جھوٹ بولنے کے لئے بھی تھوڑی بہت عقل ہونی چاہیئے۔ ان بیچاروں میں وہ بھی نہیں۔

ملک رب نواز صاحب فرماتے ہیں کہ "قادیانی امریکہ کے ایجنٹ ہیں" (ملت۔ لندن۔ ۸-۳-۸۸)

اللہ یار ارشد کو یاد آگیا ہے کہ لیاقت علی خان کو قادیانیوں نے قتل کرایا تھا۔ (امروز ۱۷ ۳/۸۹)۔ ملک رب نواز کو بھی اس کی تائید کا موقع ملا کہ نواب زادہ لیاقت علی خان کو قادیانیوں نے شہید کرایا تھا۔ (ملت۔ لندن ۷-۳-۸۸)

محمد مختار نعیمی صاحب کو خیال آیا کہ "قادیانی ربوہ میں اپنے نوجوانوں کی تنظیموں۔ خدام الاحمدیہ اور الفرقان کو روسی اسلحہ سے مسلح کر کے ملک میں تخریب کاری کی تربیت دے رہے ہیں" (مشرق ۱۰-۵-۸۴)

قمر القادری صاحب کے بیان کے مطابق "قادیانیوں نے ملک میں خانہ جنگی اور افراتفری کا ناپاک منصوبہ تیار کر رکھا ہے" (نوائے وقت لاہور ۷ ۳/۸۴)

قاری محمد یامین صاحب گوہر فرماتے ہیں "قادیانی جماعت زخمی سانپ ہے۔ اگر اس کا سر کچلا نہ گیا تو ڈسنے سے باز نہ آئے گی۔ ملک میں بھولے سے دھماکے، فرقہ وارانہ، لسانی تعصبات اور تخریبی واقعات کے پیچھے قادیانی جماعت کا ہاتھ ہے" (ملت۔ ۵/۴-۳-۸۸)

پھر اسی قسم کے لچر بیانات دینے والے کثرت سے اور علماء ہیں۔ نام بنام ان کے ذکر کا وقت نہیں۔ کراچی میں دکانیں جلیں۔ وہ بھی احمدیوں نے کرایا۔ کرفیو کے دوران لوٹ مار ہوئی تو بھی احمدیوں نے کروائی۔ ہر آفت جو پاکستان پر ٹوٹتی ہے وہ احمدی کرواتے ہیں۔ یہ بیانات بھرے پڑے ہیں بلکہ ایک صاحب کو خیال آیا کہ بحر الکاہل میں سمندر کی تہہ میں جو مچھلیاں اڑتی ہیں وہ بھی قادیانی ہی اڑواتے ہیں!

"جرمنی میں چار ہزار قادیانی گوریلا تربیت حاصل کر رہے ہیں" (تربیت۔ ۴-۵-۸۴)

"بادشاہی مسجد کا واقعہ (شیعہ، وہابیوں اور بریلویوں کی لڑائی) قادیانیوں کی سازش ہے" (نوائے وقت لاہور ۲۵ ۵/۸۴)

لامتناہی سلسلہ ہے بکواس کا، گندگی کا، جھوٹ کا، افتراء کا۔ تذلیل اور توہین کا۔ کوئی حد ہی نہیں۔ کوئی حساب ہی نہیں ہے اس کا۔ کہاں تک کوئی ذکر کرے۔ میرے متعلق ملت کے ان بزرگ کہلانے والوں نے جو ہرزہ سرائیاں کی ہوئی ہیں اُس کی بھی بڑی لمبی فہرست ہے۔ چند ایک نمونے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

عبدالرحیم صاحب اشرف فرماتے ہیں "مرزا طاہر احمد بین الاقوامی غنڈہ ہے" (چٹان۔ راولپنڈی ۲۸ ۱/۸۴)

یہ اس لئے کہا گیا ہے تاکہ بین الاقوامی پولیس کے ذریعے اسے پکڑ کر بلوایا جائے۔

"مرزا طاہر احمد اسلم قریشی کے اصل قاتل ہیں"

(لولاک۔ فیصل آباد ۱۱ ۵/۸۴)

"اسلم قریشی کو قادیانیوں نے سندھ لے جا کر شہید کیا ہے"

(ختم نبوت۔ ۷ ۵/۸۴ شمارہ نمبر ۴۱۔ بیان مولانا عبدالرحیم اشعر)

پولیس کو ہی بتا دو کس جگہ شہید کیا گیا ہے۔ اخباروں میں شائع کرتے ہو اور حکومت کو نہیں بتاتے۔ اور پتہ نہیں بیچاری حکومت کو کیا ہوگیا ہے کہ ان واضح خبروں کے باوجود تتبع نہیں کرتی۔

لندن کی ایک یہ خبر آپ سب کے لئے دلچسپی کا موجب ہوگی لکھتے ہیں:۔

"قادیانیوں نے مرزا طاہر کو قیدی بنا دیا۔ اُس سے ملاقات پر سخت پابندی ہے۔ اگر کوئی شخص ملاقات کے لئے جاتا ہے تو اُسے براہ راست ملاقات کی اجازت نہیں ہے بلکہ مرزا طاہر کے کمرے اور ملاقاتیوں کے کمرے میں ویڈیو کیمرے نصب ہیں۔ ملاقاتی جس وقت کمرے میں داخل ہوتا ہے تو فلم چل پڑتی ہے اور مرزا طاہر اس کی تمام حرکات دیکھتا رہتا ہے" (اس کی یہ ساری حرکات قیدی کو دکھاتے ہیں۔) "تھوڑی دیر بعد اسکرین پر نمودار ہوکر اُسے درشن دیتے ہیں۔ سوال وجواب بھی فلم ہی کے ذریعے ہوتے ہیں۔ مرزا طاہر قیدی سے بدتر زندگی گذار رہا ہے"

(ختم نبوت جلد ۵ شمارہ ۴۴۔ خبر نمائندہ ختم نبوت مقیم لندن)

یہ دیکھو لیں ان کو مجھ پر یہ رحم آیا۔ ان کے رحم سے توبہ۔ اللہ رحم کرے اُس شخص پہ جس پر یہ اس قسم کے رحم کرتے ہیں۔

میرے ملک سے نکلنے کا واقعہ لکھتے ہوئے مولانا مختار احمد نعیمی صاحب نے نوائے وقت اخبار میں یہ خبر شائع کی!۔

"مرزا طاہر فرضی نام اور فرضی پاسپورٹ کے ذریعے بمعہ اہل وعیال ملک سے فرار ہونے پر مجبور ہو گیا" (نوائے وقت لاہور ۶ ۵/۸۴)

مولانا طاہر محمود صاحب فیصل آبادی لکھتے ہیں!۔

"مرزا طاہر احمد کی لندن میں مقیم روسی سفیر کے ساتھ طویل ملاقات ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا ربوہ میں بھاری تعداد میں روسی ساخت کا اسلحہ موجود ہے..... حالیہ ملاقات میں آئندہ کا لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے"

(نوائے وقت ۱۱ ۵/۸۴)

جو اسلحہ ہے وہ تو پرانی ملاقاتوں کا نتیجہ ہے نا! یہ آئندہ کے لئے سوچا جا رہا ہے۔۔۔

"ربوہ میں حال ہی میں روسی اسلحہ کی سنتر پیٹیاں لائی گئی ہیں"

(جنگ ۲۵ ۵/۸۴)

یہ کذب انگیز بیان مولانا منظور احمد چنیوٹی کا بیان ہے۔

"قادیانی جماعت اور روس میں خفیہ مذاکرات کے ذریعے خفیہ تعلقات قائم ہو چکے ہیں!"

(بیان نصیر احمد آزاد۔ بحوالہ لولاک۔ فیصل آباد ۲۵ ۵/۸۴)

ان سب باتوں کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی تقدیر بھی کارفرما ہے اور دن بدن ساری قوم کی حالت بد سے بدتر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ حالات اتنے دردناک ہو چکے ہیں اور پاکستان کی سوسائٹی کی ہر سطح پر اتنا دُکھ پھیل چکا ہے کہ ایک ایک پاکستانی اس دُکھ سے کراہ رہا ہے۔ بیزار ہے اور کوئی اُس کا اختیار نہیں۔ کوئی اُس کی پیش نہیں جاتی۔ وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ پاکستان میں آپ جہاں جائیں انہی باتوں کا تذکرہ ہے۔ وہ اپنے لیڈروں سے بیزار ہیں! اپنے علماء سے بیزار ہیں اپنے سربراہوں پر زبانِ حال سے لعنت ڈالتے ہیں اگر زبان سے لعنت ڈالنے کی جرأت نہیں۔ اور دُنیا کو بتا رہے ہیں کہ ہم اپنی زندگی کے بظاہر آخری دموں تک پہنچے ہوئے ہیں۔ انسانیت، شرافت، تقویٰ، صداقت، اعلیٰ اخلاق، انسانی ہمدردی، امانت، دیانت کی ساری قدریں مجروح ہیں اور مجروح ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ ان سب باتوں کے علاوہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بارہا اُس کی تعذیب کے نمونے بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اوجڑی کیمپ (OJHERICAMP) ہیں، جو نہایت دردناک ہلاکت ٹوٹی اور خطرناک آسمانی عذاب کی صورت میں خدا تعالیٰ کی تقدیر بڑے بھیانک طور پر ظاہر ہوئی ہے۔

اُس پر بھی ان علماء کو ہوش نہیں آ رہی۔ اور استغفار کی طرف توجہ مائل نہیں ہو رہی۔ اُن غریبوں اور مظلوموں کی حالت کا اندازہ کریں جن کو قوم کے بڑوں نے خود پاگل بنا کر آگ کی طرف دھکیلا ہو اور جب وہ مصیبتوں میں گرفتار ہوں اور خدا کے عذاب کے نیچے آئیں تو پھر اُن کا ساتھ چھوڑ دیں۔

جس دن اوجڑی کیمپ میں یہ قیامت ٹوٹ رہی تھی۔ ایک طرف احمدی تھے۔ اُن کی سچی ہمدردی بلا امتیاز قطع نظر اس کے کہ اُن کو کیا خطرات لاحق ہیں۔ اپنے گھروں سے نکل کر مصیبت زدگان کو مصیبتوں سے بچانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور ان حالات پر استغفار کر رہے تھے۔ خدا سے بخشش طلب کر رہے تھے۔ اور دوسری طرف مولوی احتجاجی جلوس نکال رہے تھے۔ اور ان مظلوموں کی اُن کو کوئی بھی پرواہ نہیں تھی۔ یہاں تک کہ آخر پولیس مجبور ہو گئی اور ڈنڈے مارکے اور گالیاں دے کر اور سختی کر کے اُس جلوس کو توڑا اور انہیں واپس جانے پر مجبور کیا اور اُن کو بے حیا کہا اور کہا کہ تم کو اب بھی خدا کا کوئی خوف نہیں۔ دیکھتے نہیں کہ کس قسم کا عذاب نازل ہو رہا ہے۔ اور کس طرح بنی نوع انسان دُکھ میں مبتلا ہیں اور تمہیں اپنے مطالبوں کی پڑی ہوئی ہے۔

چنانچہ وہ دن ایسا تھا کہ صدر ضیاء الحق صاحب کی موجودگی میں پاکستان کی پولیس نے مولویوں کا مقابلہ کیا ہے۔

اور ان کی شرارت کے سامنے دبنے سے صاف انکار کر دیا اور پولیس نے اُن کو خدا کا خوف دلانے کی کوشش کی اور ان سب باتوں کے بعد ان کی سفاکی اور بے باکی کا یہ عالم ہے کہ اخباروں میں فوراً یہ اعلان دینے شروع کر دیئے کہ "راولپنڈی کا سانحہ قادیانیوں کی منظم سازش ہے"! (ملت ۲۶-۴-۸۸) چنانچہ انہوں نے اپنی طرف سے اس کا یہ ثبوت پیش کیا کہ:۔ "راولپنڈی کا سانحہ پیش آنے سے پہلے دو روز قبل قادیانی پنڈی سے جا چکے تھے"۔ (ملت ۲۶-۴-۸۸) ایسا جھوٹ! ایسا بے بنیاد افتراء ہے کہ اسے دیکھ کر آدمی حیران ہو جاتا ہے۔ یعنی اُن سب کو پتہ تھا۔ وہ سارے پنڈی چھوڑ چکے تھے کہ کہیں وہ بھی اس مصیبت میں گرفتار نہ ہوں!

اور جہاں تک وہاں سے جماعت احمدیہ کی طرف سے خبریں مل رہی ہیں، تمام احمدی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنے گھروں میں قائم رہے یعنی اس لحاظ سے کہ اپنے گھروں کو چھوڑ کر کہیں نہیں گئے۔ لیکن خطرے کی شدت کے وقت وہ گھروں سے نکلے ہیں، بھاگنے کے لئے نہیں بلکہ بچانے کے لئے۔ آفت سے گریز کے لئے نہیں بلکہ آفت کی طرف اُس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر قدم بڑھاتے ہوئے، تاکہ آفت زدہ لوگوں کو اُس آفت سے بچا سکیں۔ اور جگہ جگہ انہوں نے جو اپنی آنکھوں سے دیکھا، اپنے کانوں سے جو کچھ سنا، اُس کے متعلق وہ باقاعدہ مجھے اطلاع بھیج رہے ہیں اور یہ ایک عجیب داستان اکٹھی ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے نشانات میں سے ایک نشان ہے۔ ایسے ایسے حیرت انگیز واقعات ہیں کہ

خدا تعالیٰ نے ہاتھ رکھ کر احمدیوں کو بچایا

جبکہ اور کسی کی ضمانت نہیں تھی۔ راکٹ بظاہر اندھے ہیں لیکن احمدی کی پہچان میں اندھے نہیں تھے۔ اور وہ فرق کر کے دکھاتے تھے۔ یہ جو واقعہ رونما ہوا ہے اس سے گھبرا کر مولوی نے جھوٹ بولا ہے اور افتراء کیا ہے۔ اُن کو خطرہ پیدا ہوا کہ قوم جب یہ دیکھے گی کہ راکٹوں کی اس اندھی بوچھاڑ میں احمدیوں کے گھر بچ گئے، اُن کی جانیں بچ گئیں، اُن کے بچوں، بوڑھوں اور جوانوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اُن کی عورتوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اور خدا تعالیٰ نے ایک تفریق اور تمیز کر کے دکھائی ہے۔ تو قوم یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائے گی کہ

یہ آفت ہم مولویوں کی اس بدبختی کا نتیجہ ہے

کہ ہم نے یہ اعلان کیا تھا یعنی جس دن یہ راکٹ برسے ہیں، اُس دن، کہ ہم احمدیوں کی مساجد مسمار کریں گے اور اُن کی مسجدوں کی پیشانیوں سے کلمہ طیبہ نوچ کر پھینک دیں گے۔

یہ وہ جلوس تھے جو نکلنے والے تھے اور نکلنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور اوپر سے خدا تعالیٰ کی طرف سے اچانک پکڑ آ گئی اور ان کی کوئی پیش نہیں گئی۔ ان کی ساری سازشیں اسی طرح دھری کی دھری رہ گئیں۔

یہ بات چونکہ قوم کو معلوم ہو گئی تھی، قوم نے دیکھ لیا تھا اور واقعہ یہ ہے کہ وہاں سے خط لکھنے والے سارے ذکر کر رہے ہیں کہ بعض جگہ، دکانوں سے جن پر راکٹ گرے ہیں اور جن سے بعض آدمی خدا کے فضل سے بچ گئے۔ اور گھبرا کر باہر نکلے ہیں، یہ کہتے ہوئے باہر نکل رہے تھے کہ

"او بدبختو۔ اور کلمہ طیبہ کی توہین کرو"

اور مٹاؤ کلمہ طیبہ۔ اور مسجدیں مسمار کرو۔ یہ خدا کی ناراضگی کا اظہار ہے۔ تو راولپنڈی اور اسلام آباد کے وہ باشندے جن میں صداقت کی رمق باقی تھی، وہ کھلم کھلے الفاظ میں اس بات کا اعتراف کر رہے تھے کہ خدا کی ناراضگی مولویوں کی اس بدکرداری کے نتیجہ میں ہے کہ انہوں نے کلمہ طیبہ کی توہین کی اور کلمہ طیبہ کو مٹانے کی جسارت کی ہے اور احمدیوں پر جھوٹے الزام لگائے ہیں کہ اوپر سے کوئی اور کلمہ پڑھتے ہیں، اندر سے ان کا کلمہ کوئی اور ہے۔

پس اب یہ معاملہ اس حال کو پہنچ چکا ہے اور جماعت احمدیہ کی پہلی صدی بھی چونکہ اختتام کو پہنچ رہی ہے اس لئے تمام احمدیوں کے دُکھ اور بے قراری اور مسلسل صبر کی آہوں سے مجبور ہو کر اب میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے ان سارے مُکفّرین، مکذّبین، افتراء کرنے والے ائمۃ التکفیر کو مباہلے کا چیلنج دوں۔ اور پاکستان کے عوام الناس سے درخواست کروں کہ آپ ان کی تائید میں آمین کہنے والے نہ بنیں۔ ورنہ خدا کی پکڑ آپ پر بھی نازل ہوگی۔ اور آپ کو بھی نہیں بچائے گی۔ اور آپ اُس سے بچ نہیں سکیں گے۔ اس لئے

شریف الناس اور عوام الناس کو میری یہ اپیل ہے

لیکن میں یہ بتاتا ہوں کہ وہ ائمۃ التکفیر جو جسارت کے ساتھ اس مباہلے کے چیلنج کو قبول کریں گے۔ مجھے خدا کی غیرت سے، اُس کی حمیت سے توقع ہے کہ وہ اُن کے خلاف اور

جماعتِ احمدیہ کی صداقت اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے حق میں عظیم الشان نشان دکھائے گا۔

پس وہ عبارت جو میں نے تحریر کی ہے، بعض احمدیوں کے لحاظ سے اُس میں شاید کچھ یہ تکلیف دہ عنصر ہو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام لے کر وہ عبارت لکھی ہے۔

لیکن اس میں مجبوری یہ تھی کہ اگر میں حضرت مسیح موعود، مہدی معہود، وغیرہ القابات دیتا یا حضرت بھی لکھتا تو ان مفسدین علماء کو یہ موقع مل جاتا کہ وہ اس پر دستخط کرنے سے انکار کر دیتے۔ اس لئے حتی المقدور میں نے کوشش کی ہے کہ ایسے الفاظ استعمال کئے جائیں جن سے ہمارے مخالفین کو بھاگنے کی کوئی راہ نہ مل سکے اور بھاگنے کا کوئی عذر اُن کے ہاتھ نہ آ سکے۔

میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ عبارت یہ ہے:۔

"اے علیم و خبیر۔ اے عالم الغیب والشہادۃ۔ اے قادر و توانا۔ اے غیور اے منتقم۔ اے جبار و قہار خدا۔ اے سچوں اور جھوٹوں کے درمیان تمیز کرنے والے۔ اے ظالموں اور صادقوں کے درمیان تفریق کرنے والے۔ اے کھرے اور کھوٹے میں تفاوت

کرنے والے دن کے مالک۔ اے ہر کمزور و بے سہارا کے پشت پناہ۔ اے ہر جابر، متکبر، غوی کے استکبار کا سر توڑنے والے۔ اے وہ جو اپنے کمزور اور عاجز راستباز بندوں کی حمایت میں کھڑا ہوتا ہے۔ اور ظالموں اور فاجروں کی راہ روکتا ہے۔ اے صادقوں کے صدق کے لئے غیرت دکھانے والے۔ اے سچوں کے معین اور مددگار۔ اے کاذبوں کے کذب کے پردے چاک کرنے والے اور حق کو جھٹلانے والوں کو سرِ عام ذلیل اور رسوا کرنے والے۔ اے خالق و مالکِ دو جہاں۔ اے ربّ العالمین۔ اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے خدا۔ اے سب نبیوں کے سردار کے آقا۔ اے سیّد وُلدِ آدم کے سردار۔ اے عصمت و ناموسِ مصطفیٰ کے لئے سب غیرت مندوں سے بڑھ کر غیرت دکھانے والے۔ اے خیر الفاتحین۔ اے ذو الجلال۔ اے صاحب المجد والعُلیٰ۔

آج ہم دو فریق تیرے عالی دربار میں فیصلے کے طالب بن کر آئے ہیں۔ ہمارا جھگڑا لمبا ہو گیا۔ ہمارے اختلاف بہت طول پکڑ گئے۔ ہمارا تنازعہ بڑھتے بڑھتے ایک صدی کی قامت کو پہنچ گیا اور یہ صدی اپنے اختتام کو پہنچنے والی ہے۔ ایک فریق ہم میں سے وہ ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی پر ایمان لاتا اور اُن کی تصدیق کرتا ہے۔ ایک فریق ہم میں سے وہ ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی کو جھٹلاتا اور اُن کی تکذیب کرتا ہے۔ ایک فریق ہم میں سے وہ ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اُس کے ایمان کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی تیرا صادق اور راستباز بندہ تھا اور یہ کہ سیّد وُلدِ آدم حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف اور آپ کی ختمِ نبوت کا منکر نہیں تھا۔ اور آپ کو کامل طور پر افضل الرسل، خاتم النبیین یقین کرتا تھا اور آپ کے دعاوی پر کامل صدق اور عجز کے ساتھ ایمان لاتا تھا۔ اور آپ کا سچا محب اور عاشقِ صادق تھا اور ہے۔

وہ کلمۂ شہادۃ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے برحق ہونے پر لاریب گواہی دیتا تھا اور قرآن کریم کو اوّل تا آخر بسم اللہ کی "ب" سے لے کر سورۃ الناس کی "س" تک خدا تعالیٰ کا غیر مبدل اور غیر محرف کلام یقین کرتا تھا۔ اور اللہ اور اُس کے فرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں اور یومِ آخرت اور اللہ کی تقدیر خیر و شر پر کامل ایمان رکھتا تھا۔ اور ایمان لاتا تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی شریعت آخری شریعت ہے۔ جس کا ایک شوشہ بھی تا قیامت کبھی منسوخ نہیں ہو گا اور آپ آخری صاحبِ شریعت اور صاحبِ محکم رسول ہیں جن کا حکم تا قیامت تمام بنی نوعِ انسان کے لئے واجب التعمیل ہے۔ وہ ایسا صاحب خاتم نبیؐ یعنی محمد رسول اللہ کہ جس کی مہرِ رسالت اٹوٹ اور امر اور دائمی ہے۔ اور وہ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مرزا غلام احمد قادیانی کے ایمان کے مطابق ایسا صاحبِ امر تھا کہ جس کے امر سے سرمو روگردانی کرنے والا خدا کے امر سے روگردانی کرنے والا ہے۔ اور اُس کی ہدایت کا انکار کرنے والا خدا کی ہدایت کا انکار کرنے والا ہے۔

یہ فریق جو پاکستان کی قومی اسمبلی کے ۱۹۷۴ء کے فیصلے کے برخلاف اپنے آپ کو احمدی مسلم قرار دینے پر اصرار کرتا ہے یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ہرگز کبھی ایسے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے باہر اور علیحدہ ہو کر خدا کرنے والی اور آپ کی فرمانبرداری سے خارج کرنے والی ہو۔ بلکہ اُس کا دعویٰ صرف یہ تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی کامل غلامی میں مبعوث کیا گیا ہے۔ اور وہی موعودِ زمانہ، مہدی اور مسیح ہے جس کی بعثت کی پیشگوئی اُس سرورِ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی وہ مامور ہے مگر حضرت محمد رسول اللہ کے امر کے نیچے۔ وہ نبی اور رسول ہے مگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی اطاعت کی زنجیروں میں جکڑا ہوا۔ اور تحتِ اقدام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ وہ محض نبوت کا نہیں بلکہ اُمتی نبوت کا دعویدار تھا اور اُمتِ محمدیہ سے باہر قدم رکھنے کو فسق و فجور اور الحاد یقین کرتا تھا۔ اور اُس نے کبھی محمد رسول اللہ کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ اُس کا دعویٰ کامل اور غیر مشروط غلامی کا دعویٰ تھا۔ وہ خدا تعالیٰ کو واحد و لاشریک یقین کرتا تھا اور اُس نے کبھی خدا تعالیٰ کی ہمسری اور اس کا شریک ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ وہ مشرک نہیں تھا بلکہ شرک کی ہر راہ سے بیزار تھا۔ وہ اُس خدا پر ایمان لاتا تھا جو محمد رسول اللہ کا خدا تھا بلکہ وہ اللہ اور رسول کی اطاعت کا جوا اٹھانے والا مخلص اور سچا مسلمان تھا وہ ملائکہ پر وہی ایمان رکھتا تھا جس کی قرآن کریم نے تعلیم دی۔ وہ اُسی قرآن پر صدقِ دل سے یقین رکھتا تھا جو محمد رسول اللہ پر نازل ہوا اور اُسی کلمۂ شہادۃ اور نماز اور زکوٰۃ اور حج اور روزے کی فرضیت پر ایمان لاتا تھا جس کی تعلیم قرآن نے دی اور جس کے نقوش کو سنتِ محمد رسول اللہ نے اُجاگر کیا۔ وہ ہرگز خدا پر افترا کرنے والا اور بندوں پر جھوٹ بولنے والا نہیں تھا۔ وہ ہرگز اسلام کا دشمن اور اسلام کے دشمنوں کا دوست نہیں تھا۔ اُس کا سلسلہ ہرگز انگریز یا کسی اور نصرانی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا نہیں تھا۔ اُس نے ایک ایسی جماعت پیدا کی جو خدا اور رسول کی جماعت ہے اور پنج ارکانِ اسلام پر ایمان لاتی ہے۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی کو کسی نوع اور کسی رنگ میں بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نہیں سمجھتی بلکہ یقین رکھتی ہے کہ وہ اپنے ہر ایمان اور ہر شعور اور ہر عمل میں محمد رسول اللہ کا کامل غلام تھا اور کسی نوع کی فضیلت اُس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حاصل نہیں تھی۔ اُس نے ایک ایسی جماعت پیدا کی جو اسلام کی دشمن نہیں بلکہ دوست ہے۔ دینِ محمدؐ کی غدار نہیں بلکہ وفادار و معین و مددگار ہے۔ وہ نہ نصاریٰ کی ایجنٹ ہے۔ نہ یہود کی نہ ہنود کی بلکہ اسلام کی سچی نمائندہ اور رشق و صداقت کی ایجنٹ ہے۔ وہ وطن دشمن اور امن و امان کو تباہ کرنے والی اور شر اور فساد کرنے والی جماعت نہیں بلکہ حبِّ وطن اُس کے ایمان میں داخل ہے اور سلامتی اور امن کی علمبردار ہے وہ بنی نوعِ انسان کی سچی ہمدرد اور بہی خواہ ہے اور ہر قسم کے جھوٹ اور افترا اور ظلم سے بیزار ہے۔

(مسلسل اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

پونچھ شہر میں جماعت احمدیہ کی سالانہ کانفرنس

تاریخ .... ۲۰، ۲۱ اگست بروز ہفتہ، اتوار

مقام .... مسجد احمدیہ پونچھ

احبابِ جماعت احمدیہ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ ماہ اگست کی تاریخ ۲۰، ۲۱ اگست ۸۸ء میں پونچھ شہر میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام سالانہ کانفرنس ہو گی۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس دینی اجتماع میں شریک ہو کر روحانی فیوض و برکات سے بہرہ یاب ہوں۔

اس سلسلہ میں مزید معلومات کے لئے احباب مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن پونچھ سے رابطہ پیدا کریں۔

ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اے عالم الغیب والشہادۃ۔ اے قادر و توانا، اے قہار اور جبار خدا اور اے مفتری اور کاذب پر غضب نازل کرنے والے۔ ہم میں سے دوسرا فریق، یعنی احمدیوں کے مخالفوں اور معاندین کا فریق، فریق اوّل کے تمام مذکورہ دعاوی کی تکذیب کرتا ہے اور یہ اعلان کرتا ہے کہ فریق اوّل کذاب اور مفتری ہی نہیں بلکہ سراسر فتنہ و فساد کی راہ سے تیری مخلوق کو دھوکہ دینے والا ہے اور ان کے ایمان پر ڈاکہ ڈالنے والا ہے۔

یہ دوسرا فریق اس جماعت کو جو احمدی مسلم کہلانے پر مصر ہے، نہ احمدی تسلیم کرنے پر تیار ہے نہ مسلم۔ بلکہ قادیانی اور مرزائی ٹولہ قرار دیتا ہے۔ ہم یعنی فریق ثانی، اس وضاحت کے بعد پوری ذمہ داری کے ساتھ اس معاملے کے حسن و قبح کو سمجھتے ہوئے اور فائدہ اور شر سے اچھی طرح آگاہ ہوتے ہوئے، اس جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر احمد کے اس مباہلہ کے چیلنج کو بقائمی ہوش و حواس پوری جرأت کے ساتھ قبول کرتے ہیں جو اس نے بروز جمعہ، ۱۰ تاریخ جون ۱۹۸۸ء کو مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام مکذبین اور معاندین اور اس کی جماعت کے تمام مخالفین کو کھلے کھلے غیر مبہم لفظوں میں دیا ہے۔

ہم تجھے حاضر و ناظر جانتے ہوئے اور تیری قدرت اور تیری تجلیات اور عظمت و جلال کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ اعلان کرتے ہیں کہ قادیانی جماعت جو اپنے آپ کو احمدی مسلم کہلانے پر اصرار کرتی ہے، کے وہ تمام دعاوی، جن کا ذکر فریق اوّل کے دعاوی میں گذرا ہے، جھوٹے اور کذب اور سراسر افتراء پر مبنی ہیں۔ ہم اس جماعت کو خدا اور رسول اور قوم اور وطن اور انسانیت کا دشمن یقین کرتے ہیں اور پوری بصیرت کے ساتھ اپنے تمام دعاوی میں جن کا ذکر گذرا ہے، جماعت احمدیہ کو کذاب اور مفتری یقین کرتے ہیں۔ اس جماعت کی مخالفت میں اور اس کی اندرونی حقیقت کی نقاب کشائی کرتے ہوئے جو کچھ گذشتہ برسوں میں ہم نے لکھا یا بیان کیا (جس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں) ہم از سر نو اس اعلان کے ذریعے سب الزامات کی توثیق کرتے ہیں۔ اور ان کا اعادہ کرتے ہیں اور خصوصیت کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں کہ یہ جماعت کلمہ توحید کی قائل نہیں بلکہ مرزا غلام احمد کو خدا یا خدا کا شریک یقین کرتی ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں اور اس دعویٰ میں سچے ہیں کہ یہ جماعت مرزا غلام احمد قادیانی کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام نہیں بلکہ آپؐ سے افضل سمجھتی ہے۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ یہ جماعت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ غلام اور عاشق نہیں بلکہ آپؐ کی مخالف اور معاند ہے۔ اور عزت کرنیوالی نہیں بلکہ ہتک کرنے والی جماعت ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ جب یہ جماعت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں تو ہرگز محمد رسول اللہ کا کلمہ نہیں پڑھتی بلکہ اپنے دل میں مرزا غلام احمد قادیانی مراد لیتی ہے۔ اور اسی کی رسالت اور صداقت کی شہادت دیتی ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ جماعت اسلام کی دشمن اور قوم اور وطن کی غدار ہے اور بنی نوع انسان سے عداوت رکھنے والی ہے۔ اور امن عالم کو تباہ کرنیوالی ہے اور مفسد اور شریر جماعت ہے جو امریکہ کی بھی ایجنٹ ہے اور یہود کی بھی اور ہنود کی بھی۔ ہمیشہ اسلام اور وطن دشمن سرگرمیوں میں مصروف رہتی ہے۔ پاکستان میں جتنے بڑے بڑے فساد اور دھماکے ہوتے ہیں ان سب کی یا ان میں سے اکثر کی ذمہ داری اس جماعت پر عائد ہوتی ہے۔ اور اس کا دین وہ دین اسلام نہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تھا۔ اس کی کتاب وہ قرآن کریم نہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس کی شریعت وہ شریعت نہیں جو شریعت اسلامیہ ہے اسکی عبادت وہ عبادت نہیں جس کی تعلیم قرآن اور سنت رسولؐ نے دی۔ اس کا ملائکہ اور کتب اور رسولوں اور یوم آخرت کا تصور اُس سے بالکل جدا ہے جو قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ یہ جماعت بنی نوع انسان کو اور بالخصوص امت مسلمہ کو دھوکا اور فریب دینے والی جماعت ہے اور اس جماعت کو مسلمان کہلانے کے حق سے محروم کرنا، مرتد اور واجب القتل قرار دینا، اس کو اسلامی طرز پر عبادت کرنے سے روکنا، اس جماعت کو حج بیت اللہ سے منع کرنا، اس جماعت کی عبادتگاہوں کو مسجد قرار دینا خلاف تعلیم اسلام سمجھنا، اور ان کی عبادتگاہوں کو، جو مسجدوں کی طرز پر بنائی گئی ہیں، منہدم اور مسمار کر دینا، اور ان کے خون کو مباح قرار دینا اور ان کی جائیدادوں کو لوٹنے اور ان کے گھروں کو جلانے کی تعلیم دینا اور انہیں دین اسلام اور وطن کا ناسور قرار دینا اور اسے اکھاڑ پھینک دینے اور ملیامیٹ کر دینے کی تلقین کرنا، عین دین اسلام کے تقاضوں کے مطابق اور رضائے باری تعالیٰ کے حصول کا ذریعہ اور نجات اور فلاح پانے کا وسیلہ ہے۔

پس ان وضاحتوں کے بعد (چونکہ مباہلے میں وضاحتیں ہونا بڑی ضروری ہیں تاکہ زبان کا کوئی ایچ پیچ ایسا باقی نہ رہے جس سے لوگوں کے سامنے بات کھل نہ سکے۔ اس لئے بار بار تکرار کے ساتھ میں نے جماعت احمدیہ کے موقف کی بھی خوب وضاحت کر دی ہے اور جماعت احمدیہ کے معاندین کے موقف کی بھی خوب وضاحت کر دی ہے۔ اس کے بعد) یہ دعا ہے:-

پس اے قادر و توانا، عالم الغیب والشہادۃ خدا! ہم تیری جبروت اور تیری عظمت اور تیرے وقار اور تیرے جلال کی قسم کھا کر اور تیری غیرت کو ابھارتے ہوئے، تجھ سے استدعا کرتے ہیں کہ ہم میں سے جو فریق بھی ان دعاوی میں سچا ہے جن کا ذکر اوپر گذر چکا ہے اس پر دونوں جہان کی رحمتیں نازل فرما۔ اس کی ساری مصیبتیں دور کر۔ اس کی سچائی کو ساری دنیا پر روشن کر دے۔ اس کو برکت پر برکت دے اور اس کے معاشرے سے ہر فساد اور ہر شر کو دور کر دے۔ اور اس کی طرف منسوب ہونیوالے ہر بڑے اور چھوٹے، مرد و عورت کو نیک چلنی اور پاکبازی عطا کر اور سچا تقویٰ نصیب فرما۔ اور دن بدن اس سے اپنی قربت اور پیار کے نشان پہلے سے بڑھ کر ظاہر فرما۔ تاکہ دنیا خوب دیکھ لے کہ تو ان کے ساتھ ہے اور ان کی حمایت اور ان کی پشت پناہی میں کھڑا ہے۔ اور ان کے اعمال، ان کی خصلتوں اور اٹھنے اور بیٹھنے اور اسلوب زندگی سے خوب اچھی طرح جان لے کہ یہ خدا والوں کی جماعت ہے اور خدا کے دشمنوں اور شیطانوں کی جماعت نہیں ہے اور اے خدا تیرے نزدیک ہم میں سے جو فریق جھوٹا اور مفتری ہے اس پر ایک سال کے اندر اندر اپنا غضب نازل فرما اور اسے ذلت اور نکبت کی مار دے کر اپنے عذاب اور قہری تجلیوں کا نشانہ بنا۔ اور اس طور سے ان کو اپنے عذاب کی چکی میں پیس اور مصیبتوں پر مصیبتیں ان پر نازل کر اور بلاؤں پر بلائیں ڈال کہ دنیا خوب اچھی طرح دیکھ لے کہ ان آفات میں بندے کی شرارت اور دشمنی اور بغض کا دخل نہیں ہے۔ بلکہ محض خدا کی غیرت اور قدرت کا ہاتھ یہ سب عجائب کام دکھلا رہا ہے اس رنگ میں اس جھوٹے گروہ کو سزا دے کہ اس مباہلہ میں شریک کسی فریق کے مکر و فریب کے ہاتھ کا کوئی بھی دخل نہ ہو اور وہ محض تیرے غضب اور تیری عقوبت کی جلوہ گری ہو تا کہ سچے اور جھوٹے میں خوب تمیز ہو جائے اور حق اور باطل کے درمیان فرق ظاہر ہو اور ظالم اور مظلوم کی راہیں جدا جدا کر کے دکھائی جائیں اور ہر وہ شخص جو تقویٰ کا بیج اپنے سینے میں رکھتا ہے اور ہر آنکھ جو اخلاص کے ساتھ حق کی متلاشی ہے۔ اس پر معاملہ مشتبہ نہ رہے اور ہر اہل بصیرت پر خوب کھل جائے کہ سچائی کس کے ساتھ ہے اور حق کس کی حمایت میں ہے

کھڑا ہے۔ آمین یا رب العٰلمین۔

ہم ہیں فریق اوّل۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ، تمام دنیا کے احمدی مرد و زن کی [illegible] کی نمائندگی میں۔ اس تحریر پر میرے دستخط ہونگے یہ تحریر سب مکذبین اور معاندین کو پہنچائی جائے گی۔ دوسری طرف جگہ رکھی جائے گی فریق ثانی کے دستخطوں کے لئے۔ جس میں دعوت ہوگی کہ ہر مکفّر، مکذّب، امام مکفّر جو جماعت احمدیہ کے عناد میں، اس کو نیست و نابود کرنے کی فکر میں ہے اور وہ اور اس کے ہم خیال، ہر وہ شخص جو ایسے شخص کی حمایت کی جرأت رکھتا ہو وہ اس پر دستخط کردے۔ اور جہاں تک گروہوں کا تعلق ہے ان گروہوں کے سربراہوں کو، خواہ وہ حکومت سے تعلق رکھتے ہوں یا باہر ہے، ان سب کو میری طرف سے یہ دعوت ہے کہ اس قسم کی تحریر پر دستخط کرکے اخبارات میں اس کی اشاعت کریں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اس کی اشاعت کریں۔ اور دنیا میں خوب اس بات کا پراپیگنڈہ کریں۔ کہ ہم نے اس مباہلے کے چیلنج کو قبول کرلیا ہے۔ تاکہ خدا کی طرف سے نشان نمائی ہو اور حق اور کذب کی راہیں الگ الگ کرکے دکھا دی جائیں۔

یہ آخری چیلنج ہے اور اس کے بعد ہماری حجت کی ساری راہیں بند ہو جاتی ہیں اور پھر خدا تعالیٰ کے فیصلے کے انتظار کے دن باقی رہ جاتے ہیں۔ جو اس صدی کے آخری دن ہیں۔ میں جماعت کو تلقین کرتا ہوں کہ تقویٰ کے ساتھ، خدا خوفی کے ساتھ، دعائیں کرتے ہوئے۔ گریہ وزاری کرتے ہوئے یہ دعائیں کرتے ہوئے گذاریں کہ اگر خدا نے غضب ظاہر کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ تو محض مکذبین کے سرداروں اور ان گروہوں کے نمایاں بدکرداروں پر خدا کا غضب ٹوٹے اور عوام الناس بیچارے جو پہلے ہی طرح طرح کے ظلموں کی چکی میں پستے جا رہے ہیں ان کو خدا تعالیٰ اس غضب سے بچالے لیکن ان کو یہ حوصلہ دے کہ وہ ان مظالم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور آواز بلند کریں اور سینہ تان کے ان کے ظلم کی راہیں روک دیں۔ یہی ایک طریق ہے جس کے ذریعے وہ خدا کے غضب سے بچ سکتے ہیں۔ لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ ایسے دن ہیں جن دنوں میں خدا تعالیٰ ویسے ہی اپنے غضب کی تجلی دکھانے کے لئے آمادہ اور تیار ہوتا ہے وہ دن قریب ہیں اور جلد آنیوالے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حمایت میں اور حمیت میں عجیب کام کرکے دکھائے گا۔ اور دنیا دیکھے گی کہ سچ کس کا سچ ہے اور دین کس کا دین ہے۔ اور کون ہے جو خدا پر افترا کرنے والا اور خدا کا دشمن اور خدا کے دین اور خدا کے رسول کا دشمن اور ان پر افترا کرنے والا ہے۔

آخر پر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر پر اس خطاب کو ختم کرتا ہوں۔ اس میں نصیحت بھی ہے اور انتباہ بھی ہے۔ بڑی پُرحکمت ایک تمثیل کے ذریعے اس معاملے کو خوب کھول دیا گیا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں:-

"ہمارا گروہ ایک سعید گروہ ہے جس نے اپنے وقت پر اس بندۂ مامور کو قبول کرلیا ہے۔ جو آسمان اور زمین کے خدا نے بھیجا ہے اور ان کے دلوں نے قبول کرنے میں کچھ تنگی نہیں کی۔ کیونکہ وہ سعید تھے اور خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے لئے چن لیا تھا۔ عنایت حق نے انہیں قوت دی۔ اور دوسروں کو نہیں دی۔ اور ان کا سینہ کھول دیا۔ اور دوسروں کا نہیں کھولا۔ سو جنہوں نے لیا انہیں اور بھی دیا جائے گا۔ اور ان کی بڑھوتی ہوگی۔ اور جنہوں نے نہیں لیا۔ ان سے وہ بھی لیا جائے گا۔ جو ان کے پاس پہلے تھا۔

بہترے راستبازوں نے آرزو کی کہ اس زمانے کو دیکھیں۔ مگر دیکھ نہ سکے۔ مگر افسوس کہ ان لوگوں نے دیکھا مگر قبول نہ کیا۔ ان کی حالت کو میں کس قوم کی حالت سے تشبیہ دوں، ان کی نسبت یہی تمثیل ٹھیک آتی ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وعدے کے موافق ایک شہر میں اپنی طرف سے حاکم مقرر کرکے بھیجا۔ تا وہ دیکھے کہ درحقیقت مطیع کون ہے اور نافرمان کون اور تا ان تمام جھگڑوں کا تصفیہ بھی ہو جائے جو ان میں واقع ہو رہے ہیں۔ چنانچہ وہ حاکم عین اس وقت میں جب اس کے آنے کی ضرورت تھی، آیا۔ اور اس نے اپنے آقائے نامدار کا پیغام پہنچادیا۔ اور سب لوگوں کو راہ راست کی طرف بلایا اور اپنا حکم ہونا ان پر ظاہر کردیا۔ لیکن اس کے ملازم سرکاری ہونے کی نسبت شک میں پڑ گئے۔ تب اس نے ایسے نشان دکھلائے جو ملازموں ہی سے خاص ہوتے ہیں۔ مگر انہوں نے نہ مانا اور اسے قبول نہ کیا اور اس کو کراہت کی نظر سے دیکھا اور اپنے تئیں بڑا سمجھا۔ اور اس کا حکم ہونا اپنے لئے قبول نہ کیا۔ بلکہ اس کو پکڑ کر بے عزت کیا اور اس کے منہ پر تھوکا اور اس کے مارنے کے لئے دوڑے اور بہت سی تحقیر اور تذلیل کی اور بہت سی سخت زبانی کے ساتھ اس کو جھٹلایا۔ تب وہ ان کے ہاتھ سے وہ تمام آزار اٹھا کر جو اس کے حق میں مقدر تھے، اپنے بادشاہ کی طرف واپس چلا گیا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اس کا ایسا برا حال کیا، کسی اور حاکم کے آنے کے منتظر بیٹھے رہے۔ اور جہالت کی راہ سے خیال باطل پر جمے رہے کہ یہ تو حاکم نہیں تھا۔ بلکہ وہ اور شخص ہے جو آئے گا۔ جس کی انتظاری ہمیں کرنی چاہئے۔

سو وہ سارا دن اس شخص کی انتظار کئے گئے اور اٹھ اٹھ کر دیکھتے رہے کہ کب آتا ہے اور اس وعدہ کا باہم ذکر کرتے رہے جو بادشاہ کی طرف سے تھا۔ یہاں تک کہ انتظار کرتے کرتے سورج غروب ہونے لگا۔ اور کوئی نہ آیا۔ آخر شام کے قریب بہت سے پولیس کے سپاہی آئے۔ جن کے ساتھ بہت سی ہتھکڑیاں بھی تھیں سو انہوں نے آتے ہی ان شریروں کے شہر کو پھونک دیا۔ اور پھر سب کو پکڑ کر ایک ایک کو ہتھکڑی لگادی اور عدالت شاہی کی طرف بجرم عدول حکم اور مقابلہ ملازم سرکاری چالان کردیا۔ جہاں سے انہیں وہ سزا ملی جس کے وہ سزاوار تھے۔

(ازالہ اوہام)

سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہی حال اس زمانے کے جفاکار ملزموں کا ہوگا۔ ہر ایک شخص اپنی زبان اور قلم اور ہاتھ کی شامت سے پکڑا جائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں، سُنے"۔

درخواستِ دُعا

خاکسار کی لڑکی ڈاکٹر ہاجرہ تسنیم جو B.U.M.S کورس مکمل کرچکی ہیں اور اب حیدرآباد میں M.D کا کورس کر رہی ہیں۔ اسی ماہ پہلے سال کا امتحان ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے نورچشمی سلمہا کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے نیز خاکسار کی اپنی صحت اور دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد حفیظ اللہ سیکرٹری مال بنگلور

قادیان میں عید الاضحیہ کی پُر مسرت اور مبارک تقریب

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نمازِ عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا

● احمدی احباب و مستورات کے علاوہ مضافاتِ قادیان کے مسلمان بھائی کثیر تعداد میں نمازِ عید میں شریک ہوئے

رپورٹ مرتبہ : قریشی محمد فضل اللہ

قادیان ۲۵ وفا (جولائی) آج یہاں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب اسلامی روایات کے مطابق انتہائی خوشی و انبساط کے ساتھ منائی گئی جس میں قادیان کے جملہ احمدی مرد و خواتین اور بچوں کے علاوہ مضافات سے کثیر تعداد میں آئے ہوئے غیر از جماعت مسلمان بھائی بھی انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ شریک ہوئے نماز عید کی ادائیگی کا انتظام مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ اور خواتین کے لئے مسجد مبارک میں کیا گیا ٹھیک ۸ بج کر پینتالیس منٹ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز عید پڑھائی اور موقع کی مناسبت سے انتہائی دلپذیر اور روح افزا خطبہ ارشاد فرمایا۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا آج ہم حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ سنت کے مطابق عید الاضحیہ کے لئے جمع ہوئے ہیں اور یہ عید جو حج کے بعد آتی ہے قربانی کی عید کہلاتی ہے اس میں کثرت کے ساتھ خدا کی تکبیر اور تحمید کا ذکر کیا جاتا ہے اور خدا کی تکبیر بیان کرنے کے ساتھ ہی انسانی تصور سوچتا ہے کہ میں اس خدا کو پکار رہا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور جب وہ سب سے بڑا ہے تو پھر بڑائی میں اس کا کوئی بھی شریک نہیں اور وہی خدا ہے جو اکیلا ہے جس کی طرف اسلام بُلاتا ہے اور جس کا ذکر کلمہ طیبہ میں ملتا ہے پھر اس کے ساتھ ہی ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں اور حقیقی تعریف کا سزاوار بھی وہی خدا ہے کیونکہ تعریف تو اس کی کی جاتی ہے جو محسن ہو اور وقت پر کام آئے اور ضرورتیں پوری کرے حتی کہ جب جانور بھی اپنے محسن کو دیکھتے ہیں تو خواہ وہ درندے ہی ہوں اس کو نقصان پہنچانے سے رُکتے ہیں۔ پس حقیقی محسن تو وہی ہستی ہے جس نے انسان کو پیدا کیا اور اس کی پیدائش سے پہلے اور پیدا ہونے کے بعد زندگی کے قیام کے سامان پیدا فرمائے اور وہ اپنے بندوں کی ضرورتوں کو پورا کرتا ہے پس اگر کوئی پختہ اور مضبوط دائمی تعلق ہو سکتا ہے تو وہ خدا کے ساتھ تعلق ہے دنیوی رشتے فانی ہیں اور مجبور اور محدود ہیں اگر تکبیر دہراتے وقت یہ احساس رکھا جائے تو خدا تعالیٰ سے تعلق زیادہ مضبوط ہو سکتا ہے خطبہ جاری رکھتے ہوئے آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک خطبہ موقع کی مناسبت سے سُنایا اور فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بظاہر اپنی بیوی اور بچے کو ایسی جگہ چھوڑا جہاں زندگی کے سامان مفقود تھے چونکہ خدا کا حکم تھا خدا کی خاطر آپ نے اتنی بڑی قربانی دی جسے ظاہری آنکھ سے دیکھنے والے سمجھ رہے تھے کہ یہ مجنون ہو گیا ہے اور اپنے بیوی بچے کو ہلاک کرنے لگا ہے حضرت ابراہیم اور حضرت ہاجرہ علیہم السلام کا توکل علی اللہ خدا کی راہ میں آنے والی مشکلات کو برداشت کرنا اور کسی چیز کی بھی پرواہ نہ کرنا تفصیل سے بیان فرمایا یہ پورا واقعہ بیان کرنے کے بعد آپ نے فرمایا ہمیں بھی ان سے سبق حاصل کرتے ہوئے اپنی عزت مال جان اور ہر چیز خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے

خطبہ ثانیہ میں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ عید ہمارے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے آخر میں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے غلبہ اسلام نیز مبلغین و معلمین اسیران راہ مولیٰ اور مرکز سلسلہ میں قربانی کی رقوم بھیجنے والوں بیماروں مالی پریشانی و مقدمات میں پھنسے ہوئے اور ہر حاجتمند کیلئے اجتماعی دُعا کرائی۔ دُعا سے فارغ ہو کر تمام احباب ایک دوسرے سے بغلگیر ہوتے اور عید کی مبارکباد دی۔

نماز عید سے فارغ ہونے پر مسنون طریق پر انفرادی اور اجتماعی قربانیوں کا اہتمام کیا گیا حسب سابق اس مرتبہ بھی بیرونی جماعتوں کے بہت سے مخلصین نے قادیان میں قربانی کرنے کے لئے رقوم بھجوائی تھیں۔ چنانچہ امارت مقامی کے زیر انتظام ان کی طرف سے قربانیاں کرکے گوشت تقسیم کیا گیا۔ جماعتی روایات کے مطابق اس مرتبہ بھی لنگر خانہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں مضافات سے آنے والے مہمانوں کے لئے ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔ طیاری اور تقسیم طعام کے سلسلہ میں عملہ لنگر خانہ اور خدام نے مخلصانہ تعاون دیا۔

فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَحْسَنَ الْجَزَاءِ

بقیہ صفحہ اول

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی ازاں بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے مختصر خطاب فرمایا جس میں آنمحترم نے سورۃ بقرہ کی وہ آیات جن میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی تعمیر بیت اللہ کے وقت کی عاجزانہ دعاؤں کا ذکر ہے تلاوت کرکے تعمیر مساجد کی اسلامی روح اور فلسفہ پر روشنی ڈالی اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائی وفد کو مسجد نبوی میں اپنے طریق پر خدائے واحد کی عبادت کی اجازت دے کر ظاہر فرمایا تھا ذکر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اس جگہ تعمیر ہونے والی مسجد کے دروازے بھی ہر اس شخص کے لئے جو خدائے واحد کی مخلصانہ عبادت کرنے کا خواہشمند ہے ہمیشہ کھلے رہیں گے اور یہ اللہ کا گھر جو جماعت احمدیہ ہندوستان کے دارالحکومت دہلی میں تعمیر کر رہی ہے باہمی پیار محبت اور امن دوستی کے جذبات کو فروغ دینے کا ایک مرکز ثابت ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ مسجد احمدیہ دہلی کا سنگ بنیاد رکھا۔ بعدہٗ محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان نے اینٹ نصب فرمائی ازاں بعد محترم ناظر صاحب اعلیٰ کے ارشاد پر حسب ذیل دوستوں نے بھی بنیاد میں اینٹیں نصب کیں۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ مکرم صوفی عبدالشکور صاحب صدر جماعت احمدیہ دہلی۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل مبلغ دہلی۔ مکرم فضل الہٰی خان صاحب درویش قادیان۔ مکرم محمد ظہور الدین صاحب انجینئر حیدرآباد۔ مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب افسر اعلیٰ اجتہاد مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ نمائندہ ناظر صاحب جائیداد۔ مکرم مقبول حق صاحب صدر لجنہ اماء اللہ دہلی۔ مکرم مولوی عطاء المنان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ کلکتہ مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب سیٹھ لکھنؤ صدر صوبائی تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن یوپی مکرم رحمت اللہ خان صاحب دہلی۔ مکرم سید اوصاف علی صاحب ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز دہلی۔

بنیاد میں اینٹیں نصب کئے جانے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعدہٗ اخبار سٹیٹسمین کے سٹاف رپورٹر نے محترم صاحبزادہ صاحب سے انٹرویو لیا اور فوٹوگرافر نے سنگ بنیاد کی تقریب کے فوٹو لئے چنانچہ اگلے دن ۱۸ جولائی کی اشاعت میں اس اخبار نے سنگ بنیاد رکھے جانے کی تصویر کے ساتھ مختصر اور جامع خبر شائع کی۔ دعائیہ تقریب کے اختتام پر جملہ حاضرین کی شیرینی مشروبات اور دیگر لوازمات کے ساتھ تواضع کی گئی جس میں قادیان اور دہلی کے خدام نے تعاون دیا فجزاہم اللہ خیراً۔ بنیاد میں اینٹیں نصب کئے جانے کے معاً قبل دو بکرے

(باقی صفحہ ۱۵ پر دیکھئے)

قصیدہ بحضور

محترم حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس قصیدے کے پانچ بند ہیں۔ پہلا بند تشبیب (تمہید) کے وقار اور وجاہت سے مالا مال ہے۔ دوسرا بند گریز کے ساتھ تمام احمدیوں کی خصوصاً اور مسلمانانِ عالم کی عموماً آپ کے ساتھ وابستہ تمناؤں کو اپنی زبان میں پیش کیا ہے۔ تیسرے بند میں اپنے ممدوح کے اوصافِ خصوصی کو حتی الامکان پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ چوتھے بند میں اپنے ممدوح کے نانا مذہلک اور صاحب اور اتحاد کو سموئے کا عملی مظاہرہ ہے۔ اور پانچویں اور آخری بند میں اپنے ممدوح کے پُر ثمر اور متوقع منزلِ مقصود تک رسائی حاصل کرنے کی کیفیت کو ظاہر کیا ہے۔

(۱)

موسمِ گل ہائے تسکین شعور محترم — اور صدا ہائے عنادل ہائے گلزارِ ارم
انتہائے ذوقِ مشکل ہائے منزل ہائے شوق — رفعتِ تخئیل اور اظہارِ تہذیب عجم
شدتِ جذباتِ انجم ہائے تابانِ جگر — جدتِ تکوینِ اقرارِ عمل ہے اے صنم
شہرۂ امکانِ احکامِ خدائے عالمین — تحفۂ اقوالِ زرّیں نجۂ محتشم
صحبتِ گل ہائے رنگین اور گلشن کا وجود — عظمتِ تحریرِ تقدیرِ گل غیبر امم
جلوۂ نورِ نبوت کلمۂ توحیدِ حق — جذبۂ تحصیلِ الفانِ وجودِ ذی حشم
دفترِ تقدیسِ اقبالِ شفیعِ بندگاں — خاتم پیغمبراں لکھتا ہے سونے کا قلم
جرعۂ آبِ بقائے راستی کے ذوق سے — جام پُر از شربتِ دیدارِ روئے مغتنم
رحمتِ روزِ شفا کی بات آئی درمیاں — پاکئی جذبات سے موجِ سکوں آئی بہم
شدتِ دریں کرم فرمائی یومِ حساب — حرمتِ آوازِ آزادی دہ کردوں رقم

وجہِ تخلیقِ جہاں ہے زینتِ عرب و عجم
کہتے جائیں ہم سبھی صلّوا علیہِ دمبدم

(۲)

مہدیٔ دوراں مسیحِ موعوداں کی بات ہو — نورِ دیں کی منتہٰئ مومناں کی بات ہو
مُصلحِ موعودؓ کی روحِ رواں کی بات ہو — ناصرِ دیں صاحبِ امن و اماں کی بات ہو
طاہرِ دلبر کی نوری ذات و پاکیزہ صفات — دامنِ احمدؐ سے وابستہ جہاں کی بات ہو
دین سے خادم کا رتبہ پایا پیدائش سے قبل — اپنی مصدّق اور قرآں کی زباں کی بات ہو
جس کا بچپن والدہ کی موت نے مَس کر دیا — تابِ صدمہ اور پھر اک امتحاں کی بات ہو
جو لڑکپن میں بھی اک موجد نیا ناظم رہا — اک معلّم کی مصنف کی جواں کی بات ہو
جو شِ غوں مریمؑ کا اور محمودؓ کا جسکو ملا — ایسے سائے میں پلے اس جانِ جاں کی بات ہو
غار جس کی بیم و زر اور پاک ہاتھے جسکا وجود — روحِ معنی تھیں جادو بیاں کی بات ہو
گونجتا ہے نعرۂ تکبیر کی آواز سے — اور محمد مصطفےٰؐ کے نوجواں کی بات ہو
جس نے للکارا جہاں کو کلمۂ توحید سے — دستِ حق کی اور قدرت کی زباں کی بات ہو
نام ہے جسکا علی رتبہ میں جو ہے بوتراب — عیدِ رکرّار کی شمشیرِ ثریاں کی بات ہو
جو کہ صدیوں سے سینے میں رکھے ہے حالِ موجود — پسر پسرِ عیسیٰ دورِ رواں کی بات ہو
ساتھ میں ناصر جو پلکر جو کہ اب منصور ہے — ہم نشیں وہم صفیر وہم عناں کی بات ہو
نور ہے جس کے روشن ہیں جہاں ہست و بود — خوبیٔ اوصاف و لطافتِ زماں کی بات ہو
جس کی ہر تقریر ہی داعی الی اللہ ساز ہو — جسکی ہر تحریر تقدیسِ بیاں کی بات ہو
جسکی ہر تدبیر تعمیرِ جہانِ نو کا نقش — جسکی ہر تعبیر غالب گماں کی بات ہو
جسکی ہر تصویر تنویرِ محبوبِ خدا — شان اور شوکت لئے تبلیغ خدا کی بات ہو
خاتمِ جدِ خلافت جس کو پہنائی گئی — وہ کہ جس کے نگیں بنیاد بہاروں کی بات ہو
اک نیا عالم نیا ماحول دلکش ہو فضا — نور کے تارے برستے آسماں کی بات ہو

نعرۂ توحید سے سماں کی بات ہو
پھر بلالی شان سے گونجی اذاں کی بات ہو

(۳)

وہ مصوّر ہے جہانِ تازہ کی تعمیر کا — وہ محرّک ہے نئی حرکت کا اور تدبیر کا
زندگی کے ساتھ ہو مولا کے رشتوں کا شعور — وہ مجاہد آدمیت کیلئے توقیر کا
دامنِ انسانیت سے داغ دُھل جائیں سبھی — عالمِ کون و مکاں مخزن بنے تنویر کا
ہر نفس اللہ اللہ ہر زباں پر لا الٰہ — حامل و دیوانہ ہر دل نعرۂ تکبیر کا
ہر گھرانے میں خدا کی بادشاہت کی ہوا — ہر قدم لہرائے پرچم دین کی تشہیر کا
وہ کہ پہنچائے جہاں میں جابجا امّ الکتاب — چاہیئے ماہر ہو ہر اک احمدی تفسیر کا
ہر نگہ کے واسطے مشہود آنکھوں کی سرور — ہر عبارت کی ہے جاں حامل ہے ہر تحریر کا
ہر رہِ نفرت جہاں میں بند ہو مسدود ہو — اور محبت کے لئے ہو سلسلہ توفیر کا
ہر مسلماں کیلئے فتح مبین کا مژدہ ہو — مُجملاً ہر احمدی پیمانہ ہے تاثیر کا
بیٹھ لائیگا لاکھوں لوگ ہر سو ہج وہاں — شب ہزاروں لائے گا غذوہ ہے شبّیر کا
ربوۂ اولیٰ میں ناظر ربوۂ ثانی میں یار — آج پھر دُنیا میں ماتھا چمکا ہے کشمیر کا

ہو اشارہ جس کا باعث دُنیا کی تسخیر کا
جس کی تدبیر و کو عنوان دے خدا تقدیر کا

(۴)

یہ زمانہ گود میں پالے تھا جس کا انتظار — اے خدا اِس لمِ یزل سب کو دکھا اُسکی بہار
اُس کی ہر ہر بات سے پھولیں پھلیں گلشن ہزار — دامنِ عالم پہ چھپیں اُسکے تارے بے شمار
اُس کی ہر تدبیر سے تعمیر ہو باغِ جہاں — اُس کی ہر تقریر سے کھل جائیں گل لاکھوں ہزار
ہر نفس تاثیر میں بڑھ کر دمِ عیسیٰؑ سے ہو — جی اُٹھیں مُردے ہو قبرستان بحالِ مرغزار
نعرۂ توحید گونجے چھوٹے کے حدِّ ارض کو — احمدیت کے ہوں چرچے آسماں پر اشتہار
لب کھلیں خود سوزِ لغتِ مصطفائیؐ کے طفیل — لذّتِ سازِ مسیحائی دے بجکر تار تار
حُبِّ محبوبِ خدا کی مستیاں منظور ہوں — عشق کی گستاخیاں بھی شوخیاں بھی در کنار
زندگی کی ہر کجی نا آگہی مفقود ہو — ہر کوئی رقصاں ہو ٹھت کیلئے دیوانہ وار
پرچمِ احمدؐ ہر اک چوٹی پہ لہراتا رہے — پھولتا پھلتا رہے سایے میں اسکے اعتبار
آسمانِ احمدیت سے ستاروں کا غرار — پھر بلالی نعرے ملے ہسپانیہ میں بار بار
سایۂ وحدانیت میں دوڑ آئیں چین و روس — اور مٹی میں دفن ہو دہریت کا اقتدار

ہاتھ میں آجائے اُس کے ششتر عالم کی مہار
پھاند لے ناظر اُفق کو تیشہ طاہی کی پکار

(۵)

کھل اُٹھیں گے نفرت پر گل ہائے رحمت ہر قدم — داستانِ گلستاں ہر ذرہ میں ہوگی رقم
ہر کنارے پر جہاں کے سر بکف خدّام ہوں — ہر کسی کوچے سے آئیگی صدائے محترم
صبح کی آواز کو سر پر اُٹھائیگی یہ شام — شام کی خاموشیاں ہے صبح تجوئیں ہونگی ضم
لکھنے جائیں گے زباں سے ہم اذانوں کی قطار — اور زمانہ پنجگانہ دے نمازوں کو جنم
دائرے میں ہر کوئی آکر بچایا جائیگا — جو چھٹے اُس کا در زندہ سر کرینگے خود قلم
احمدیت کی فضا عالم پہ یوں چھا جائیگی — دہریہ دیکھے خدائی تو وجب ہوگا عدم
دُنیا پر وہی الجماعت کی فضا چھا جائیگی — ہاتھ میں دیکھو خلیفہ کے امامت کا علم
آسماں چمکائے خورشید امیر المؤمنین — تاروں سے ملکر ہوا ہے آج طاہر مرتسم
احمدیوں کیلئے نوری کہیں خوش آمدید — گل عقیدت کے بچھا رکھے وہاں باغِ ارم

احمدیت احمدیت احمدیت اور ہم
اُگلے ناظر لکھنے کو خونِ جگر تیرا قلم

(محتاجِ دُعا: غلام نبی ناظر)

ہر خوشی کے موقعہ پر "بدر" کی مالی اعانت
فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں! مینیجر بدر قادیان

یہ انتظار کب تک

از مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش حیدرآباد

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اگر (امام مہدی) میری زندگی میں آ گئے تو اسلام کی سربلندی کے لئے میں اُن کا ساتھ دونگا۔ اور اُس کے نتیجہ میں جہنم کی آگ سے آزاد ہو نگا۔

(نسائی باب غزوۃ الہند)

یہ انتظار ہوتی بھی کیوں نہ کیونکہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں امام مہدیؑ کی آمد سے متعلق قطعی اور یقینی پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ کیونکہ امام مہدیؑ کا ظہور اسلام کی تمکنت اور قوت کا موجب ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیدی ارشاد فرمایا ہے کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اُس کی مدد کرے اور اُسے قبول کرے۔ (ابو داؤد باب ذکر المہدی)

نیز حدیث میں ہے کہ جب تم اُس کا زمانہ پاؤ تو اُس کی بیعت کرنا اگر تمہیں برف کے پہاڑ پر گھٹنوں کے بل جانا پڑے تب بھی اُس کی خدمت میں حاضر ہونا کیونکہ وہ مہدی خلیفۃ اللہ ہے۔

(کنز العمال کتاب القیامۃ وخروج الدجال)

نیز حدیثوں میں یوں بھی آیا ہے کہ حضور حضرت خاتم الانبیاءؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مہدی آئیں انہیں میرا اسلام پہنچا یا جائے۔

(کنز العمال کتاب الفضائل باب فضائل علیؓ)

اسی کے سبب امام مہدی علیہ السلام کا ظہور مسلمانوں میں متفق علیہ عقیدہ قرار دیا گیا ہے۔

(دس سوالات کے جوابات از مودودی صاحب مشاہیر اسلام جلد ۵ صفحہ ۱ شائع کردہ ادارہ تحقیقات اسلامیہ)

اور یہ بھی ثابت شدہ مسئلہ ہے کہ امام مہدی اور مسیح ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔

(ملاحظہ فرمائیں ابن ماجہ باب شدۃ الزمان و کنز العمال جلد ۹ صفحہ ۱۵۶)

امام مہدی کا نام اور اس کا وطن

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومنوں کی ایک جماعت ہندوستان میں مخالفین اسلام سے جہاد کرے گی اور وہ مہدی کے ساتھ ہوگی اور اس کا نام احمد ہوگا۔ (النجم الثاقب)

نیز جس مقام سے ظاہر ہونا تھا وہاں کا بھی تعین فرمایا کہ مہدی جس بستی میں ظاہر ہوگا اُسے کدعہ کہا جائے گا۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۳ و جواہر الاسرار صفحہ ۵۶)

امام مہدی کے عظیم الشان کام

اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت محمد بن مروان السدی الصغیر متوفی سنہ ۱۸۶ ھجری تحریر فرماتے ہیں۔

ذالک عند خروج المھدی علیہ السلام لا یبقیٰ احد الا دخل الاسلام ۔

اسلام کا عالمگیر غلبہ حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں ہوگا اُس وقت سب لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔

نیز سورہ جمعہ کی آیت کریمہ وَ آخرین منھم لما یلحقوا بھم کی تفسیر تو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے استفسار پر یہ فرمائی کہ آخرین فارسی الاصل خاندان کے لوگ ہیں جو ایمان کو ثریا سے زمین پر لائیں گے۔

(بخاری کتاب التفسیر و ترمذی ابواب مناقب باب فضل العجم)

نیز اُس زمانہ میں صلیبی مذہب اپنے پورے جوبن پر ہوگا لہٰذا امام مہدی علیہ السلام کا کام صلیبی مذہب کو پاش پاش کرنا ہوگا۔ (بخاری)

الغرض احیاء اسلام اور تجدید دین کے لئے امام مہدی علیہ السلام کی بعثت مقدر تھی۔ مذکورہ بالا وعدوں کے پیش نظر اکابرین اُمت اس موعود کے منتظر تھے یہاں تک کہ ایک نہیں دو نہیں سینکڑوں بزرگان تمنا لئے ہوئے اس دُنیا سے گذر گئے اور دُعائیں کرتے رہے کہ اُس موعود کا زمانہ نصیب ہو۔ چنانچہ حضرت سید احمد بریلوی کے درباری شاعر حضرت مومن دہلوی متوفی ۱۲۶۸ھ ہجری نے فرمایا :۔

زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومن
تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا
(کلیات سودا صفحہ ۲۶)

اور فخر ہند جناب مرزا رفیع سودا متوفی سنہ ۱۱۹۵ ہجری نے تو یہاں تک آرزو کی کہ

سودا کو آرزو ہے کہ جب تک کرے ظہور
اُس کی یہ مشت خاک ہو نذر حلق اللہ
(مطبع منشی نولکشور لکھنؤ صفحہ ۱۹۳)

امام مہدی کا ظہور کب ہوگا

امام مہدی علیہ السلام کے سپرد جو کام تھے اُن سے اُن کے ظہور کے زمانے کا تعین ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اسلام کا غلبہ بر ادیان آخری آپ کا کام تھا اور عیسائیت کا اثر و نفوذ اور اُن کے عقائد کی تشہیر کو دیکھ کر ہر درد مند دل مسلمان یہ دعائیں کر رہا تھا کہ

اے خدا کسی کو بھیج تا کہ اسلام کی اس کشتی کو ساحل عافیت تک پہنچایا جا سکے۔

قرآن مجید اور احادیث سے امام مہدی کی آمد کا وقت قرب قیامت تھا۔ لہٰذا آخری زمانے کی علامات کا مطالعہ کیجئے۔ قرآن مجید تو واضح فرماتا ہے کہ قرب قیامت کی علامات یہ ہیں۔

چھاپہ خانوں کی کثرت، رسل و رسائل اور سفر کی آسانیاں، تیز رفتار سواریوں کی ایجاد، اونٹوں کا سفر بے کار ہو جائے گا، سمندروں کا باہم مل جانا، آثار قدیمہ کی ایجادات اور ربانی علماء کا فقدان۔

(سورہ تکویر اور سورہ انفطار)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کی ایک ایسی علامت بیان فرمائی جس کے بارے میں آپ نے فرمایا یہ علامت کسی دوسرے کیلئے آج تک ظاہر نہیں ہوئی اور وہ ہے رمضان المبارک کے مہینہ میں سورج اور چاند کو مقررہ تاریخوں میں گرہن ہوگا۔

(دار قطنی جلد ۱ صفحہ ۱۸۸)

الیواقیت والجواہر کے مصنف علامہ شعرانی مہاری کی پیدائش ۱۲۵۵ھ ہجری بیان کرتے ہیں۔ اور ۱۲۵۰ ہجری وہ سال ہے جس میں امام مہدی علیہ السلام کا ظہور قادیان میں ہوا۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ظہور مہدی کا تاریخ دین کے لفظ سے بیان کیا جس کے عدد ۱۲۶۸ بنتے ہیں اور یہ وہ زمانہ تھا جس میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو کشوف والہام سے نوازا گیا۔ آپ کی پیدائش سنہ ۱۲۵۰ ہجری بروز جمعہ بعد نماز فجر قادیان میں ہوئی اور ۱۳۱۱ھ ہجری میں آپ کے لئے خدا تعالیٰ نے چاند اور سورج کو رمضان المبارک کے مہینہ میں مقررہ تاریخوں میں گرہن لگنے کے سامان پیدا کئے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا۔

انی انا المھدی الموعود الذی ھو المسیح المنتظر الموعود ۔ (خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۹)

ترجمہ :۔ میں وہی مہدی موعود اور مسیح موعود ہوں جس کا انتظار کیا جا رہا تھا۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق کہ امام مہدی کسر صلیب کرے گا آپ نے ایک مرد مجاہد کی طرح عیسائیت، دہریت اور وہابیت کے جھوٹے فلسفے پاش پاش کر دیئے اور جس شجاعت جرأت اور دلیری سے اعدائے اسلام کا مقابلہ کیا کہ اُن کے لشکروں میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ ہر میدان مقابلہ سے بھاگ نکلے یہاں تک کہ اس فتح نصیب جرنیل نے میدان میں مخالفین اسلام کو للکار کر یہ اعلان کیا کہ

”کیا روئے زمین میں مشرق سے لے کر مغرب کی انتہا تک کوئی پادری ہے جو خدائی نشان میرے مقابل پر دکھا سکے۔ ہم نے میدان فتح کر لیا کسی کی مجال نہیں جو ہمارے مقابل پر آوے۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۵)

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ہر مخالف کو مقابل پر بلایا ہم نے

اور چودھویں صدی میں آپ نے جماعت کا قیام فرمایا اور بزرگان نے آپ کی جماعت کے نام تک کا تعین

فرمایا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ :-

امام مہدی موعود دین محمدی کا علمبردار اور صاحب دولت احمدیہ ہوگا۔

(ینابیع المودۃ الجزء الثالث)

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا :-

ایک ہزار سال کے بعد ایک زمانہ آ رہا ہے جب کہ حقیقت محمدی حقیقت احمدی کے نام سے موسوم ہوگی اور احمدیت خدا کی صفت احدیت سے متحد ہو جائیگی۔

(رسالہ مبدأ و المعاد صفحہ ۲۰۳ مصنفہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ)

حیرت انگیز حقیقت

نیز اصدق الصادقین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جب بھی جامع ترمذی میں دیکھا اور پڑھا جا سکتا ہے کہ

میری اُمت کے تہتر فرقے ہوں گے اُن میں سے بہتر جہنمی اور ایک ناجی فرقہ ہوگا۔

لہذا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تو ایسا ہونا بھی مقدر تھا۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ المفاتیح جلد اول صفحہ ۲۴۸ پر تحریر فرمایا ہے :-

ثلاث وسبعون فرقۃ کلھم فی النار والفرقۃ الناجیۃ ھم اھل السنۃ البیضاء المحمدیۃ والطریقۃ النقیۃ الاحمدیۃ۔

یہ بہتر فرقے سب کے سب ناری ہیں اور فرقہ ناجیہ روشن سنت محمدیہ اور پاک طریقہ "احمدیہ" والے ہیں۔ کیسے عظیم تھے ہمارے اسلاف کہ کوئی عقدہ نہ رہنے دیا تاکہ اُمت محمدیہ کو کوئی پریشانی نہ ہو۔ اُن بزرگان کی ضیاء پاشیاں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

اب ملاحظہ فرمائیے کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا بیان اور تدبر کیجئے۔

وہ اسلام کی ساری تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلہ پر کبھی اجماع اُمت نہیں ہوا۔

اجماع اُمت میں ملک کے سب سے بڑے علماء دین اور تمام طلان شریع متین کے علاوہ تمام سیاسی لیڈر اور ہر گروپ کے سیاسی رہنما کامل متفق ہوئے ہیں اور صوفیاء کرام اور عارفین باللہ برگزیدگان تصوف و طریقت کو بھی پورا پورا اتفاق ہوا ہے قادیانی (احمدیہ) فرقہ کو چھوڑ کر جو کبھی بہتر فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے اس حل پر متفق اور خوش ہیں "

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ نے اپنی ران پر ہاتھ مار کر کہا افسوس ہے تم پر کہ لوگوں کی غالب اکثریت اس جماعت سے الگ ہو جائے گی کیونکہ حقیقی جماعت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا طریق اختیار کر لیتی ہے "

(بحوالہ اتحاف الجماعۃ مصنفہ حمود بن عبد اللہ التویجری الجزء الاول باب افتراق ھذہ الامۃ)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قبل از قبل بیان فرمایا تھا کہ اکثریت یعنی بہتر ایک طرف ہوں گے اور ایک جماعت ایک طرف ہوگی مبارک ہے وہ جو وقت کے امام کو مان کر اس کی جماعت میں داخل ہوتا ہے۔

پھر کرم کیا ہے خدا نے شہید کئے ... حضور نے دیکھ کہ آج یہی جماعت پاکستان میں کلمہ طیبہ کی خاطر بے مثال قربانیاں پیش کر رہی ہے اور بزرگان سلف کے ایثار کے نمونے دکھا رہی ہے۔ کہیں احمدیوں کو شہید کیا جا رہا ہے تو کہیں احمدیوں کی املاک سے بے دخل کیا جا رہا ہے۔ تو کہیں احمدیوں کے گھروں کو نذر آتش کیا جا رہا ہے اور احمدی صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہو کر یہ صدائیں دے رہے ہیں کہ :-

یہ فطرت اپنی ہے یہ مسلک اپنا اپنا ہے
جلاؤ آشیاں تم ہم کریں گے آشیاں پیدا

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کا داخلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی تبلیغی، تعلیمی و تربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قادیان میں مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا۔ یہ بابرکت درسگاہ جو قابل قدر اور عظیم الشان خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر اور غلبہ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے مبلغین کی ضرورت روز بروز بڑھ رہی ہے جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ہونہار بچوں کو خدمت دین کے جذبہ سے وقف کرکے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم و تربیت کے حصول کے لئے داخل کروائیں۔ اس میں داخلہ کی شرائط یہ ہیں کہ اُمیدوار

- ★ میٹرک پاس ہو اور خدمت دین کا جذبہ رکھتا ہو۔
- ★ سوائے استثنائی صورت کے عمر ۱۸ سال سے زائد نہ ہو۔
- ★ قرآن مجید ناظرہ روانی سے پڑھ سکتا ہو۔
- ★ اُردو بخوبی پڑھ سکتا ہو۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں پڑھنے والے طلباء کے لئے کچھ وظائف رکھے گئے ہیں جو اُمیدوار کی تعلیمی، دینی، اخلاقی اور اقتصادی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

مدرسہ احمدیہ قادیان میں نئے سال کی پڑھائی انشاء اللہ وسط ستمبر ۱۹۸۸ء تک شروع ہو جائے گی۔ اُمیدوار نظارت تعلیم قادیان سے داخلہ فارم جلد از جلد حاصل کر لیں اور پھر یہ داخلہ فارم پُر کرکے اپنے امیر یا صدر جماعت کی وساطت سے جلد از جلد نظارت تعلیم قادیان میں بھجوا دیں۔ داخلہ کی فائنل منظوری سے قبل اُمیدواران کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا جس کے لئے اُمیدوار کو اپنے خرچ پر آنا ہوگا۔ اس انٹرویو کے بعد منتخب شدہ طلباء کا ہی مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ ہو سکے گا۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

ضروری اعلان

اشاعت کتب کے بارہ میں

محترم منیر الدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن نے سرکلر لیٹر ۳۶۳ مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۸۸ء میں مطلع کیا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروائی جائے کہ اگر آپ متعلقہ یا آپ کی جماعت کے کسی فرد نے بھی کوئی کتاب شائع کرنی ہو۔ خواہ وہ کتاب اس سے قبل چھپ چکی ہو۔ اور REPRINT (دوبارہ طبع) کروانی مقصود ہو تو اس بارہ میں باقاعدہ مرکز سے پہلے اجازت حاصل کی جایا کرے۔ جو کتاب چھپوائی ہو اس کی دو کاپیاں بطور نمونہ بھی ساتھ بھجوائی جایا کریں۔ اگر پہلی مرتبہ شائع ہوئی ہو تو اس کے مسودہ کی صاف دو کاپیاں بھجوائی جایا کریں جتنی تعداد میں چھپوائی مقصود ہو اس سے بھی مطلع کیا کریں — یہ اصولی ہدایت گو سب کے علم میں ہے لیکن بعض احباب اس طرف توجہ نہیں دے رہے ہیں۔ اس لئے احباب جماعت کو بھی اس ہدایت سے مطلع فرما دیں — لہذا جملہ مبلغین کرام، امراء، صدر صاحبان اور احباب جماعت سے درخواست ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس ہدایت کو پیش نظر رکھیں۔ اور کسی شائع شدہ کتاب دوبارہ طبع کرانے سے قبل اور کوئی نئی کتاب شائع کرنے سے قبل اس کا مسودہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں بھجوا کر منظوری حاصل کیا کریں۔ اور مرکز کی منظوری کے بغیر کوئی طبع شدہ اور کوئی نیا لٹریچر شائع کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اُمید ہے احباب حضور کے ارشاد کی پابندی کریں گے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

بقیہ صفحہ ١٦ قربانی دی ہے۔ رپورٹ بکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید ناظر امور عامہ نے الاؤنا ریارڈ کی تکمیل کرائی۔

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل شامل حال رہا کہ باوجود قلیل الوقت تیاری کے یہ تقریب بارونق اور پُروقار رہی۔ صبح ہی سے موسم خوشگوار تھا لیکن سنگ بنیاد کے وقت دس منٹ پہلے کچھ بوندا باندی ہوگئی جس کے سبب پروگرام پندرہ منٹ کی تاخیر سے شروع ہوا لیکن اللہ کی رحمت کی ایسی بارش سے سب ہی خوش وخرم اور حمد وثناء میں مشغول رہے۔

اس مسجد و مشن ہاؤس کی تعمیر پر ۲۵ سے ۳۰ لاکھ روپے اخراجات کا تخمینہ ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے توسیع مکان عبادت فنڈ کی جو عالمگیر تحریک فرمائی ہے اس میں خاص طور پر تعمیر مسجد دہلی کا ذکر فرمایا ہے اور احباب جماعت ہندوستان کو خصوصاً اور ساری دنیا کے احمدیوں کو عموماً اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی ہے کلکتہ کے ایک مخیر دوست نے حضور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے تعمیر مسجد دہلی کے لئے گرانقدر عطیہ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ اللہ کا نام لے کر حضور انور کی اجازت سے سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے۔ اور تعمیر کا کام شروع کیا جا رہا ہے احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو بالخصوص اپنے ملک کے دارالحکومت میں تعمیر ہونے والی اس اولین مسجد و مشن ہاؤس کے لئے اپنے وعدہ جات اور ادائیگیوں کی طرف خصوصی توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

تعمیر کی تکنیکی نگرانی کیلئے اسوقت مکرم ظہور احمد صاحب بیٹائرڈ ادورسیئر آف حیدر آباد اور دیگر انتظامی امور کی نگرانی کیلئے مکرم فضل الہٰی خان صاحب درویش قادیان اور مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب فاضل مبلغ دہلی کو مقرر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کی رہنمائی فرمائے اور صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق بخشے اور سب دعا کریں اور فرمائے ہوئے مسجد و مشن ہاؤس کی تعمیر جلد از جلد مکمل ہو جائے۔

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب: ماڈرن شو کمپنی ۲۱/۵/٦ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO

21/5/6 LOWER CHITPUR ROAD

PHONE:- 275475
RESI:- 273903
CALCUTTA-700073

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTORS
AMBASSADOR - TREKKER
BEDFORD - CONTESSA

AUTHORISED DEALERS
PERKINS P3.P4.P6.P8/354

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ
28-5222
28-1652
ٹیلیفون نمبرز

ہر قسم کی کاڑیوں۔ پٹرول و ڈیزل کار۔ ٹرک بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

AUTO TRADERS,

16, MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

آٹو ٹریڈرز

١٦ مینگو لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ۔ جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS,
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCT
PLOT NO-6 GROUND FLOORE OLD -
-CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI(EAST)
BOMBAY-400099
PHONE { OFFICE:- 6343170
RESI :- 6293?9

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA PHONE-279203
CARDBOARD BOX MFG-CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF -
-CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET. CALCUTTA-700072

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹرز:- سید شوکت علی اینڈ سنز

پوسٹ ۷۲۱۸۰

خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔

فون نمبر:- ٦٢٩١٣٣٢

اِجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ ۔

ترجمہ:- اے ایماندارو بہت سے گمانوں سے بچتے رہو۔

AUTOWINGS,
16. SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS. 600004
PHONE { 73360
74350

آٹو ونگس

ينصرك رجال نوحي اليهم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پلیٹینگر فیض :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس۔ سٹاکسٹ جیون ڈرلیسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر :- 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے!"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENT DEALERS
CHANDAN BAZAR BHADRAK DISTT- BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر رہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ۔ اسلام آباد۔ (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس

انڈسٹریل روڈ۔ اسلام آباد کشمیر

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔"

(کشتی نوح)

پیش کش :- ROYAL AGENCY
PRINTERS BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS
CANNANORE 670001 PHONE NO- 4493

HEAD OFFICE { P.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)
PHONE - NO — 12

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

SAIRA Traders,

WHOLE SAIL & DEALER IN HAWAI & P.V.C. CHAPPALS
SHOE MARKET
NAYAPUL, HYDERABAD — 500002
PHONE NO — 522860

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صـ ۳۱)

الایڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ :-

نمبر ۲/۴/۲۵ عقب کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش) فون ۲۹۱۶

اسلام نے سادگی کو پسند کیا ہے!

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۳۸)

NIR ®

CALCUTTA-16

پیش کرتے ہیں :- آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!